فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ (القرآن)

مُحدِّث

مدیر: حافظ عبدالرحمٰن مدنی

مدرسہ رحمانیہ (رجسٹرڈ) گارڈن ٹاؤن ○ لاہور (۱۶)

ماہنامہ محدث لاہور

ماہنامہ 'محدث' لاہور کا اجمالی تعارُف

مُدیرِ اعلیٰ: حافظ عبدالرحمٰن مدنی   مُدیر: ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

ماہنامہ 'محدث' لاہور، ہندوستان سے نکلنے والے ایک رسالے کی ہی ارتقائی شکل ہے۔ جامعہ رحمانیہ دہلی سے نکلنے والے رسالے - جس کا نام محدث تھا - کو پروان چڑھاتے ہوئے تقسیمِ ہند کے بعد دوبارہ ماہنامہ 'محدث' لاہور کے نام سے پاکستان میں معروف عالم دین ودانشور حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ نے اس کا اِجراء کیا۔ یہ تحقیقی رسالہ ۱۹۷۰ء سے اب تک کامیابی وکامرانی سے شائع ہورہا ہے، وللہ الحمد!

محدث کی علمی پہچان کے حوالے سے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہر صاحبِ علم وفضل کی ضرورت بن چکا ہے کیونکہ اس کے مضامین جدید فکر کے حامل اور ملحدانہ افکار کیلئے شمشیر بے نیام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گھر بیٹھے 'محدث' وصول کیجئے!

قارئین کرام! گھر بیٹھے محدث حاصل کرنے کیلئے درج ذیل طریقہ کار اختیار کریں!

فی شمارہ: ۲۰ روپے   زرِ سالانہ: ۲۰۰ روپے بیرون ملک: ۲۰ ڈالر

بذریعہ منی آرڈر / بینک ڈرافٹ ۲۰۰ روپے بھیج کر سال بھر گھر بیٹھے محدث وصول کریں اور علمی و تحقیقی مضامین سے استفادہ کریں۔   ایڈریس: ماہنامہ محدث، ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰

فون نمبر: 042 - 3586639 / 35866476   موبائل: 0305 - 4600861

انٹرنیٹ پر محدث پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ دیکھئے!

www.mohaddis.com   __ www.kitabosunnat.com

مزید تفصیلات کیلئے: webmaster@kitabosunnat.com

اجرائے مُحدث کے مقاصد

☜ عناد اور تعصّب قوم کیلئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں!
لیکن تعصّبات سے بالاتر رہ کر افہام و تفہیم اُمت کیلئے رحمت کا باعث ہے۔

☜ علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں!
لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

☜ غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے!
لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دینا حمیت دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

☜ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالح دینیہ کے خلاف ہے!
لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین و مسائل اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

☜ آئین و سیاست سے بیگانہ ہو کر عبادت کیلئے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے!
لیکن جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔

☜ جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے!
لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ محدث لاہور

کا مطالعہ فرمایئے، آپ اس کو ان جملہ صفات و محاسن سے مزین پائیں گے، ان شاء اللہ!
کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلّہ

20

ماہنامہ **محدّث** لاہور

(فون) صدر دفتر: ۸۰۵۵۰ | ذیلی دفتر: ۵۴۸۷۳

جلد ۲ | شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۲ء | عدد ۹، ۱۰

مدیر: حافظ عبدالرحمٰن مدنی

معاونین: عبدالسلام مدنی، عبدالغفار اثر

مجلس التحریر

حافظ ثناء اللہ خاں، بی اے (آنرز) ایم اے (عربی، اسلامیات)

چودھری عبدالحفیظ، ایم۔ اے (عربی، اسلامیات)

حافظ سیف الرحمٰن، بی۔ اے، فاضل عربی (او۔ ٹی)

مولانا عزیز زبیدی — مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

مجلس التحقیق الاسلامی

ناشر: حافظ عبدالرحمٰن مدنی — طابع: چودھری رشید احمد — مطبع: مکتبہ جدید پریس، ۴۔ شارع فاطمہ جناح، لاہور

رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ — زرِ سالانہ: دس روپے — فی مجلّہ: ۹۰ پیسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

۱۔ فکر و نظر ...... ناروہ عراق اور فراعنۂ مصر سپر طاقتیں تھیں ـــــ لیکن ــــ جائزے		۳
۲۔ روزہ ـــــ اس کی اہمیت اور فضیلت	چوہدری عبدالحفیظ ایم۔اے	۱۵
۳۔ دنیا (نظم)	مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ (مالیر کوٹلوی)	۳۰
۴۔ سیاستدان ـــــ ابن تیمیہؒ کی نگاہ میں	ادارہ	۳۱
۵۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ (نظم)	خواجہ عبدالمنان رازؔ ـــ گوجرانوالہ	۳۴
۶۔ تجزیۂ افکار { امام شوکانیؒ اور مسئلہ غنا / کیا پردہ اور بغضِ بصر رضا کارانہ چیزیں ہیں؟ }	مولانا عزیز زبیدی	۳۵
۷۔ انتخاب ـــــ شیخ حسن الشیبیؒ کا خط	ادارہ	۴۱
۸۔ تعارف و تبصرۂ کتب	خ۔ع۔ر	۴۴

ضروری گزارشات

(الف) حالیہ اشاعت برائے ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۲ء دو ماہ کے لیے اکٹھی پیش کی جارہی ہے، جس کا اصل سبب تو محدث کے مدیر حافظ عبدالرحمٰن صاحب مدنی کی علالت ہے جس کے باعث اطباء نے انہیں کچھ عرصہ کے لیے محنت سے آرام کا مشورہ دیا ہے لیکن ادارہ اپنے نئے قارئین اور مستقل خریداروں کی خدمت میں حالیہ اشاعت کے ساتھ محدث کی ایک خصوصی اشاعت "رمضان نمبر" بھی فاضل طور پر ارسال کر رہا ہے جو ان شاء اللہ اکٹھی اشاعت کا ایک بہترین نعم البدل ثابت ہوگا۔ یہ خاص نمبر ادارہ نے پچھلے سال شائع کیا تھا لیکن طباعت میں تاخیر کے سبب اس کا کافی سٹاک روک لیا تھا کہ اگلے رمضان سے قبل ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ امید ہے ہمارے قارئین اس فیصلہ کو پسند فرمائیں گے۔ (مدیر "محدث" ان دنوں بھی بڑھی ہوئی مرض "گیسٹرک ٹربل" سے بڑے متاثر ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔)

(ب) جن مستقل خریداروں کی مدت، ستمبر ۱۹۷۲ء تک ختم ہو گئی ہے، ان کے لفافوں پر "چندہ ختم" کی مہر لگا دی گئی ہے لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ وہ اولیں فرصت میں تجدید خریداری فرمالیں ورنہ ایک ماہ کے انتظار کے بعد ہم انہیں رضامند سمجھتے ہوئے شمارۂ نومبر بذریعہ وی۔پی ۱۰/۶۰ روپے میں ارسال کریں گے جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی اور دینی فریضہ ہوگا۔

(ج) دینی مدارس کی اصلاح قسط نمبر ۲ اور ترجمہ عربی مضمون مطبوعہ اگست ۷۲ء کے لیے شمارۂ نومبر کا انتظار فرمائیں۔ (ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

نمارِدۂ عراق اور فراعنۂ مصر سپر طاقتیں تھیں

ــــــــ لیکن ــــــــ

بالآخر فتح تیشۂ براہیمی اور عصائے کلیمی کو نصیب ہوئی

اقتدار کا نشہ بڑا ظالم اور اس کا چسکا بڑا اندھا ہوتا ہے، بہ قائمیٔ ہوش و حواس وہ کمبخت یوں جیتے ہیں جیسے عقل وخرد کی ان کو ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سمجھانے کے باوجود، بات ان کے خانے میں نہیں اترتی۔

ہزاروں جبابرہ کی داستانِ نامرادی سنتے ہیں اور بلیسیوں کا برا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر عبرت نہیں پکڑتے۔ خود پہلے کیا تھے اور کیسی گزری؟ اب ان کو کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اور حالت یہ ہے کہ جب ہوش آتا ہے، ہوش جاتے رہتے ہیں ؎

بے ہوشی خوب تھی، فکرِ زمانے کی نہ تھی!
ہوش جاتے رہے جس دن سے ہمیں ہوش آیا

کچھ اسی قسم کا خمار نمارِدۂ عراق اور فراعنۂ مصر کو بھی آیا تھا لیکن جب تک تیشۂ براہیمی کی گردش اور عصائے کلیمی کی ضربِ کاری حرکت میں نہ آئی، ہوش میں نہ آئے لیکن ـــ جب آنکھ کھلی تو دنیا ہی بدلی ہوئی نظر آئی۔

ان ظالموں کی داستان میں بڑی عبرت پذیری ہے اگر موجودہ دنیا کے مغرور اور برخود غلط حکمراں اس سے سبق لینا چاہیں تو اس کی رحمت کا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔ اس وقت جو مشکل سب سے بڑی درپیش ہے، وہ یہ ہے کہ نمرود اور فرعون تو آپ کو اب بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملیں گے لیکن آہ! دور دور تک آپ کو تیشۂ براہیمی اور ضربِ کلیمی کا نشان نہیں ملے گا۔ اس لیے مصائب کی نار گلزار ہو رہی ہے۔ نہ ہی نیل اپنی آغوش پھیلا کر خوش آمدید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھ رہا ہے۔ کفر بے آمیز تو اب بھی جھولی بھر کر دستیاب ہوتا ہے اور قدم قدم پر ہوتا ہے لیکن ایمان بے داغ کا بڑا قحط پڑ گیا ہے۔ فرق صرف طریق کار میں پیدا ہوا ہے، کفر کی کافری میں سرِ مو فرق نہیں پڑا۔ یہاں پر خلیل اللّٰہی کی داستانِ خلّت کی پوری تاریخ کا تذکار ممکن نہیں، اس سلسلہ کی چند ایک باتیں پیشِ خدمت ہیں۔ شاید عہدِ حاضر کے بت تراش، بت فروش اور بت پرستوں کو اپنی لن ترانیوں کا جائزہ لینے کی توفیق حاصل ہو سکے۔

عراق کے نمرود اور پوری قوم، خدا سے جتنی دور تھی، اتنی ہی بتوں اور اپنے لیڈروں سے قریب تر تھی۔ اپنے ہاتھ سے بت تراش کر اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتی اور کچھ افراد کو اپنے اوپر خود مسلط کرتی اور پھر دم بخود ہو کر ان کی جی حضوری کو اپنے لیے سعادت تصور کرتی تھی، بالکل جیسے ہم ووٹ دے کر کسی کو مسلط کر لیتے ہیں، یہ بھی گھڑنا ہی ہے۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا (عنکبوت۔ ع ۲)

"تم تو بس خدا کے سوا بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹ موٹ گھڑتے ہو"

دوسرا بنیادی نقص ان میں یہ تھا کہ ان کا قرآن، ان کے آباء و اجداد کا تعامل تھا اور ان کے جمہور کی رسومات ان کی سنت تھیں۔

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ (پ ۱۹۔ سورہ شعراء ع ۵)

"وہ بولے یہ تو نہیں مگر ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا کرتے دیکھا ہے"

اور یہ جو کچھ ہو رہا تھا محض ایک دوسرے کی رو رعایت کی بنا پر ہو رہا تھا۔ ضمیر اور عقلی ہوش و ایمان کا تقاضا نہیں تھا۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (پ ۲۰۔ سورہ عنکبوت ع ۳)

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جو خدا کے سوا بتوں کو مانتے ہو (تو) دنیوی زندگی کی باہمی دوستی و یاری کے لحاظ سے (مانتے ہو)"

ان حالات میں جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ٹوکنا شروع کیا تو باپ نے جو اس وقت حکومت میں بہت بڑے منصب پر فائز تھا ازراہِ خوشامد حکومت کی طرف سے دفاع کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کہا کہ:۔

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ (مریم۔ع۳) "اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا۔"
بالآخر جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے ان کا معبد خانہ مسمار کر ڈالا تو سرکاری حکم ہوا کہ بہت بڑا آتشکدہ تیار کر کے ان کو اس میں ڈال دیا جائے۔

اِبْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ○ (پ۲۳۔ سورۃ الصّٰفّٰت ع ۳)
(لگے کہنے کہ) "ان کے لیے بھٹی بناؤ اور ان کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو۔"

جیسا کہ مشہور ہے کہ یہ نار گلزار ہو گئی، لیکن ان کا خود اپنا کیا حشر ہوا؟ مفسرین نے لکھا ہے کہ:
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت کے بعد ارباب اقتدار کے سارے خاندان پر عذاب الٰہی کا ایک غیر مختتم سلسلہ شروع ہوا، پہلے عیلامیوں نے "اُر" جیسے عظیم شہر کو تہ و بالا کیا، پھر نمرود کو ان کے بت "ننار" سمیت پکڑ کر لے گئے اور اُر کا پورا علاقہ عیلامیوں کی غلامی میں جینے پر مجبور ہو گیا۔ جس کی وجہ سے باشندوں کے نظریات بھی بدل گئے اور وہ سمجھے جن کو کبھی کچھ سمجھتے تھے وہ تو خود کو بھی نہ بچا سکے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب ظہور ہوا تو دنیا کی حکومت فرعون کے پاس تھی، سرمایہ قارون کی جیب اور روحانیت شعبدہ بازوں کی پٹاری میں۔ جب ان کو محسوس ہوا کہ کسی عہد آفریں پیشوا کا ظہور ہونے کو ہے تو حکم ہوا کہ غلام قوم (بنی اسرائیل) کی بچیاں ضیافت طبع کے لیے رہنے دی جائیں لیکن لڑکوں کو چلتا کیا جائے۔ مگر خدا کے سامنے حکمرانوں کی تدبیروں کی پیش نہیں جاتی۔ آنے والا آیا، پر حکم ہوا، پکڑو پکڑو! لیکن وہ مدین جا پہنچے۔ وحی نے حکم دیا کہ جناب! اب ادھر پلٹ جاؤ جدھر سے آئے تھے، ان کو جا کر سمجھاؤ، تشریف لے گئے، پر وہ اور اکڑے اور بولے۔ یہ مجرم لوگ ہیں، دھمکیاں دیتے ہوئے جیل خانہ کی بات کہی۔ جب اس سے کام نہ چلا تو احسان جتایا۔ یہ بات بھی کارگر نہ ہوئی تو الزام لگایا کہ دراصل یہ کرسی کے بھوکے ہیں، مذاق اڑایا۔ جب بات نہ بنی تو اعلان کیا کہ "تخریب کار" ہیں الغرض اتمام حجت کے بعد اپنی قوم کو لے کر چل پڑے۔ فرعون نے تعاقب کیا۔ پر اللہ تعالیٰ نے ان کو وہیں دھر لیا۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ فَجَعَلْنٰهُمْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ○ (پ ۲۵۔ الزخرف ع ۵)

"جب ان لوگوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو ڈبو دیا اور ان کو گیا گزرا کیا اور آنے والی نسلوں کے لیے (ان کو) ضرب المثل بنا دیا"

نمرود ان عراق اور فراعنۂ مصر نے الگ الگ جو جو کرتوت کیے تھے وہ بدقسمتی سے دورِ حاضر میں ہر ملک کے اربابِ اقتدار اکیلے اکیلے کر رہے ہیں۔ بلکہ ان سے کہیں زیادہ ڈھٹائی اور شیخی کے ساتھ، اس لیے اب ایک دفعہ جو آ جاتا ہے پھر مکرر اس کو باری نہیں ملتی۔ مگر افسوس! جو آتا ہے، اپنے پیشرو کے انجام سے کم ہی سبق لیتا ہے۔۔۔۔ موجودہ دور کی طاقتیں کتنی بڑی سہی، بہر حال کروفر میں نمرود سے اور فرعون سے بڑھ کر نہیں ہیں بشرطیکہ وہ سمجھیں، نہ سمجھے تو ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو ان کے پیشروؤں کا ہوا ہے۔

اہل حدیث کے امتیازی مسائل

از تالیفات حضرت العلام حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حافظ صاحبؒ کی یہ تالیف ایک عرصہ سے ناپید تھی اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسے دوبارہ زیورِ طباعت سے آراستہ اور نئی ترتیب سے عنوانات قائم کر دیے گئے ہیں جس سے مطالعہ کرنے والے کو آسانی ہو۔ نیز عربی عبارات پر اعراب لگا دیے گئے ہیں تاکہ اردو خواں حضرات مستفید ہو سکیں۔ اس رسالہ میں موصوف نے "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" کا جا مع جواب دینے کے ساتھ ساتھ چند مزید مسائل پر محققانہ انداز میں بحث کی ہے۔ حضرت محدث روپڑیؒ کی تالیفات کی طرح یہ بھی ایک مکمل و جامع تصنیف ہے۔ آغاز میں حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے محدث روپڑیؒ کے مختصر سوانح دیے ہیں۔ قیمت ۵ روپے۔ ملنے کا پتہ:

(مولانا) محمد یوسف مہتمم دار الحدیث راجووال ضلع ساہیوال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائزے

(۱)

مرکزی وزیرِ اطلاعات ونشریات جناب کوثر نیازی نے راولپنڈی میں ایک جلسۂ عام میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ :

حزبِ اختلاف ہمیشہ اپنے جلسے جلوسوں میں صدر بھٹو اور ان کے خاندان کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتی ہے نیز کہا کہ خان ولی خان نے کچھ عرصہ قبل پیپلز پارٹی کو چیلنج کیا تھا کہ صدر بھٹو اور ان کا کوئی ساتھی پشاور میں داخل ہو کر جلسۂ عام میں تقریر نہیں کر سکتا لیکن پیپلز پارٹی نے ان کا یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے گزشتہ روز پشاور میں ایک جلسۂ عام کا اہتمام کیا جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی، انہوں نے جماعتِ اسلامی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ :

جب صدر بھٹو اسلامی سوشلزم کا نام لیتے ہیں تو جماعتِ اسلامی ان کے خلاف کفر کے فتوے جاری کر دیتی ہے لیکن اس کے برعکس جب خان ولی خان ملک میں روسی سوشلزم لانے کی حمایت کرتے ہیں تو جماعتِ اسلامی خاموشی اختیار کر لیتی ہے۔ (روزنامہ امروز ۱۶ ر اگست)

صدر بھٹو تو بہر حال ایک صدرِ مملکت ہیں، نازیبا الفاظ تو ایک ادنیٰ انسان کے بارے میں بھی بولنا جائز نہیں ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ نازیبا الفاظ کا دروازہ کس نے کھولا ہے۔ اگر موصوف صرف اپنے ہفت روزہ شہاب کی حیاسوز تخلیقات کا مطالعہ فرمالیں تو شاید "فقیہِ شہر کو اپنے وعظ شریف" کا جواب آسانی سے مل جائے ——— حزبِ اختلاف میں سے اگر کسی نے کوئی نازیبا لفظ کہا ہے تو وہ لفظ، لفظ ہی تو ہے پیپلز پارٹی نے تو غنڈہ اور سماج دشمن عناصر کے بھیس میں "مجسم گالیاں" اگل ڈالی ہیں اس کی بھی آپ کو فکر چاہیے تھی۔

باقی رہا خان ولی خان کا چیلنج اور پیپلز پارٹی کا اس کو قبول کر کے پشاور میں جلسہ کرانا، ہو سکتا ہے، موصوف کا یہ کوئی کارنامہ ہو تاہم یہ طنز وتعریض کچھ سنجیدہ لوگوں کی زبان نہیں سمجھی جاتی، اور نہ ہی یہ کچھ سیاسی فہم کی کوئی اچھی مثال ہے یہ تو "آ بیل مجھے مار" والی بات ہے گویا کہ انہوں نے انکو للکارا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ باتیں اچھی نہیں ہیں۔ اس سے ملک کی فضا خراب ہوتی ہے۔ امن عامہ میں خلل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ جاتا ہے۔

جماعت اسلامی نے ولی خان کے سوشلزم کو قبول نہیں کیا۔ باقی رہی چیپ ؛ سو اس لیے کہ خان ولی خان کا سوشلزم "کفرِ عریاں" ہے اس کے نزدیک میں آنا آسان نہیں ہے۔ قابلِ نفرین سوشلزم پیپلز پارٹی کا ہے۔ کیونکہ اس نے "مسز اندرا گاندھی" کے ساتھ "بتول" کا اضافہ کرکے اس کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ "ہیئت کذائیہ" جب تک بدستور قائم ہے وہ بہرحال کافر ہی ہے اس کے ساتھ خالی لفظ "اسلامی" کے اضافہ سے کوئی خاص فرق نہیں پڑ جاتا۔

(۲)

مرکزی وزیر قانون جناب محمود علی قصوری نے اپنی جماعت یعنی پیپلز پارٹی کے بارے میں کہا ہے کہ ان کی جماعت اسلام کی تبلیغ اور ملکی آئین کو اسلامی تعلیمات کی اساس پر مرتب کرنے میں کسی دوسرے سے پیچھے نہیں ہے تاہم انہوں نے کہا کہ حکومت اسلام کے نام پر استحصال کی اجازت نہیں دے گی۔

(نوائے وقت، ۱۱ر اگست)

کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ مثلاً "سوشلزم" کے ساتھ لفظ "اسلامی" کے اضافہ سے اسلام کا جو استحصال کیا گیا ہے کیا وہ بھی "اسلام کے نام پر استحصال" کے تحت آتا ہے ؟

(۳)

بنگلہ دیش کا مسئلہ ہمارے نزدیک کوئی مسئلہ نہیں۔ وہ پاکستان کا ایک حصہ ہے۔ ملک کے دونوں حصوں کے عوام کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ چند طالع آزماؤں کی بے تدبیریوں، غداریوں اور خرمستیوں کا نتیجہ ہے اگر سزا دینی ہے تو ان کو دیں۔ عوام کو کاہے کی سزا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ اگر آپ بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کریں گے تو کونسا پہاڑ گر پڑے گا اور کونسی قیامت ٹوٹ پڑے گی ؟ صدر بھٹو کو اگر کوئی خاص مجبوری ہے تو وہ بتائیں، کیا ہے ؟ تاکہ قوم اس سلسلہ میں آپ کی مدد کرے، اگر صرف فیاضی ہی مدِ نظر ہے تو آپ اپنی اس فیاضی پر اس کو بھی قیاس کر لیجیے، جس کا آپ نے شیخ مجیب کو چھوڑ کر مظاہرہ کیا تھا۔

(۴)

خبر آئی ہے کہ پیپلز پارٹی، نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیۃ علماء اسلام (ہزاروی) میں تعاون کے اصولوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ افہام و تفہیم سے مرکز اور صوبوں میں مخلوط حکومتیں قائم ہو سکیں گی۔ برسر اقتدار جماعتیں کاروبار حکومت کے علاوہ سیاست میں بھی مل جل کر کام کریں گی۔ مفتی محمود نے مزید کہا کہ برسر اقتدار جماعتوں میں دراصل اختلاف نہیں بلکہ محض عدم اعتماد کی فضا موجود ہے۔ (نوائے وقت)

برسر اقتدار جماعتوں کا یہ وفاق اگر دیرپا ثابت ہو تو ہمیں یقین ہے، خوش آئند ثابت ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ برسر اقتدار جماعتیں ...... اس دائرہ کو اور وسعت دیں تاکہ دائیں بازو کی دوسری جماعتیں بھی مشترک اقدار میں کم از کم ایک دوسرے سے تعاون جاری رکھ سکیں ——— بہر حال ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں بشرطیکہ یہ "دو ملاؤں میں مرغی حرام" ہونے والی بات پر منتج نہ ہو جیسا کہ قوی اندیشہ ہے۔ کیونکہ تینوں کی راہیں اور دلچسپیاں جدا جدا ہیں، پیپلز پارٹی کے سامنے اپنے اقتدار کو طول دینے کے سوا جماعتی حیثیت میں اور کوئی متعین منزل نہیں ہے۔ جمعیت کے سامنے منزل ہے لیکن حنفیت کے فروغ اور مرکز میں شرکت کی حد تک، رہی نیپ، سو اس کے پاس سوشلزم کی درانتی ہے۔ بہر حال درانتی کا کھیت کبھی ہرا نہیں ہوا اس کے علاوہ اس اشتراک سے پیپلز پارٹی گھاٹے میں رہے گی۔ کیونکہ نیپ کے دونوں صوبوں میں پیپلز کی کھپت کے امکانات کم ہیں۔ ہاں پنجاب اور سندھ میں ولی خاں کے پلنپے کے امکانات زیادہ ہیں، گویا کہ یہ اشتراک پیپلز پارٹی کی موت کے پروانے پر دستخط ہیں۔ ہاں اگر اس اشتراک کے ذریعہ دوسری جماعتوں کو دبانے یا شکار کرنے کا ذریعہ بنایا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ان کو ذاتی فائدہ حاصل ہو لیکن مزعومہ جمہوریت پروان نہیں چڑھ سکے گی۔

(۵)

گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ کچھ رہنما گرفتار ہو گئے ہیں کچھ تیار بیٹھے ہیں۔ غور فرمائیے۔ ایک جمہوری ملک کے آزاد شہریوں اور رہنماؤں کا اگر یہ تاثر اور احساس ہو کہ سدا تیار رہو تو وہ جمہوریت کیا ہوئی، جمہوریت کا واہمہ ہے۔

جو بھی پارٹی برسر اقتدار آئی ہے اس نے اپنے تحفظ کے لیے مخالفوں کی ناکہ بندی کو ہی دوا تصور کیا ہے حالانکہ یہ دوا نہیں بد پرہیزی ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی مثبت اور عوامی پروگرام ہے تو اس کی بسملہ کیجیے! دیکھنے کے بعد عوام کسی کی ہوائی تقریروں کے بھرے میں آئیں، ناممکن ہے بلکہ مشاہدہ کے بعد عوام آپ کی طرف سے خود ہی دفاع کریں گے۔ گھبرائیں نہیں ہمت سے کام لیں۔ اگر آپ مخلص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور کچھ کرنے کی صلاحیت سے بہرہ در ہیں تو پہلے اپنے "کان" دیکھ لیجئے! کسی کے کہنے پر لٹھ لے کر کوے کے پیچھے نہ دوڑ پڑیئے۔

ان گرفتاریوں میں زیادہ تر صدر بھٹو کے کارکنانِ قضا و قدر کا ہاتھ ہے۔ بہتر ہے کہ صدر موصوف اپنے ان مشیروں کے "بسم اللہ کے گنبد" سے نکلنے کی کوشش کریں ورنہ کل پچھتائیں گے۔ کیونکہ گناہ ان کا ہوگا۔ قصور وار آپ ٹھہریں گے۔

جن اکابر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں عوام کے اندر کافی حسنِ ظن پایا جاتا ہے اور یہ بلا وجہ بھی نہیں کیونکہ ان کی سیاسی خدمات ایسی ہیں کہ ان کو بھلانا مشکل ہے۔ اس لیے شدید ردِّ عمل کا اندیشہ ہے جو بہ حالاتِ موجودہ مناسب نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ جو بھی حکمران تشریف لائیں۔ وہ آنکھوں کا تارا بن کر رہیں۔

(۶)

اوکاڑہ ۲۰ اگست۔ لیڈی پارک میں "کل پاکستان تحفظِ اسلام" کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی نے بعض باتیں تو نہایت ہی معنی خیز اور عبرت مندانہ کہی ہیں جو بلا تبصرہ ہدیۂ قارئین ہیں۔ آپ نے کہا:

پاکستان کو اقتصادی اور معاشی طور پر تباہ کر کے اسے اسرائیل بنانے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں سوشلسٹوں، کیمونسٹوں اور اسلام دشمن عناصر کے لیے کوئی جگہ نہیں اور ہم اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے پاکستان میں محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع نظام کو نافذ کرانے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا:

آج "بھٹو جا دے اسے جا دے" کے نعرے لگنے شروع ہوگئے ہیں مگر ہم بھٹو کو ایسے ہی نہیں جانے دیں گے، ان سے ۹۰ ہزار جنگی قیدیوں کا حساب لیا جائے گا۔ ان سے غریبوں اور مزدوروں کے ناحق خون کا بھی حساب لیا جائے گا۔

مولانا نورانی نے کہا کہ پیپلز پارٹی چونکہ قوم سے کیے گئے وعدے پورے کرنے میں ناکام ہو چکی ہے، اس لیے صدر بھٹو مستعفی ہو جائیں۔ اس موقع پر مولانا نے حاضرین سے پوچھا کہ آپ کو پیپلز پارٹی پر اعتماد ہے؟ سب نے ہاتھ اٹھا کر واشگاف الفاظ میں "نہیں نہیں" کے نعرے لگائے۔" (نوائے وقت ۲۱ اگست)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷)

"سعودی عرب کے شاہ فیصل نے عالمی رائے عامہ کی شدید مذمت کی ہے کہ اس نے لبنان اور شام میں معصوم پناہ گزینوں کے کیمپوں میں معصوم بچوں اور بوڑھوں پر اسرائیلی حملوں کی مذمت نہیں کی، نیز انہوں نے کہا کہ:

یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ میونخ کے واقعہ پر تو ساری دنیا نے رنج و غم کا اظہار کیا، لیکن عربوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت اور عربوں کے کیمپوں پر اسرائیلی بمباری کی مذمت کی توفیق کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی رائے عامہ انتہائی بے حس ہو چکی ہے۔ خصوصاً اسلامی اور عرب ملکوں کے بارے میں یہ بے حسی دشمنی سے کم نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے دشمنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کو متحد ہونے کی اپیل کی اور یہ امید ظاہر کی کہ ان کی اس اپیل پر مسلمان لبیک کہیں گے۔" (نوائے وقت ۱۵ ستمبر ۷۲ء)

لبیک لبیک! صد بار لبیک! شاہ فیصل نے جو بات کہی ہے ہم حرف بہ حرف اس کی تائید کرتے ہیں۔ نہتے اور پُرامن شہریوں پر اسرائیلیوں نے جو بزدلانہ حملے کیے ہیں ہم ان کی پُرزور شدید مذمت کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ عرب جب آواز دیں گے، ہم پاکستانیوں کو ان شاء اللہ اپنے پاس پائیں گے اور پوری غیرت اور ہمت کے ساتھ شانہ بشانہ ہو کر دشمنوں سے لڑیں گے۔

باقی رہا یہ شکوہ کہ عالمی رائے عامہ بے حس ہو چکی ہے، بالکل بجا ہے۔ اس وقت بدقسمتی سے عالمی قیادت جن سپر طاقتوں کے ہاتھ میں ہے وہ ایک گہری سازش کے تحت مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں ایک طرف قوم یہود کی پشت پناہی کر کے حملے کرا رہی ہیں، دوسری طرف قوم ہنود کو شہ دے کر ایک عظیم اسلامی طاقت کے بخیئے ادھیڑنے میں مصروف ہیں اور تیسری طرف سے عالم اسلام کے اندر کچھ نام نہاد مسلمانوں کو استعمال کر کے اسلامی برادری میں افتراق اور انتشار کو ہوا دے رہی ہیں تاکہ عالم اسلام کی ہوا اکھڑ جائے اور چوتھی اور بنیادی بات ہماری "نامسلمانی" ہمارے لیے وبالِ جان بن رہی ہے۔ یہ ناپاک ہاتھ جو پس پردہ ڈور ہلا رہے ہیں اگر ان کو اسلامی برادری نے بھانپنے کی کوشش نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ خاکم بدہن، ہمارا حال کل اس سے بھی برا ہو —— عوام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان خواص کو کانوں سے پکڑ کر نکال باہر کریں جن کی حماقتوں اور بے تدبیریوں سے دشمنانِ اسلام کے مقاصد پورے ہو رہے ہیں۔ اور روز افزوں ہمارا ملی مستقبل تاریک تر ہوتا جا رہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸)

"گورنر پنجاب ملک غلام مصطفےٰ کھر نے صوبائی وزراء کو ہدایت کی ہے کہ وہ چند روز کے لیے صوبے کے مختلف حصوں میں پھیل جائیں اور ذاتی طور پر وہاں کے جرائم کی صورتِ حال کا جائزہ لیں"

ہمارے نزدیک گورنر موصوف کا یہ ایک تجاہلِ عارفانہ اور تکلّف ہے۔ ورنہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قائدِ عوام کی عوامی حکومت کے ان عوامی غنڈوں کی یہ کارستانیاں ہیں اور ان کی سرپرستی اور مشکل کشائی بھی انہی کے عوامی کارندے کر رہے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ لوگوں نے خود ہی ان کو اس راہ پر ڈالا ہے تو اس میں قطعاً مبالغہ نہ ہو گا۔ خود پولیس اس امر کی شاکی ہے کہ ہر علاقہ میں ان کے "عوامی رسّہ گیر" ان کو قانون کے تقاضے پورے کرنے نہیں دیتے۔

دراصل یہ ساری کم بختی اور قصور ان تہی دامن سیاستدانوں کا ہے جنہوں نے حصولِ اقتدار کے لیے سماج دشمن عناصر کو سینہ سے لگایا، ان کی پشت پناہی کی اور جرائم کے باب میں ان کی خوب ناز برداریاں کیں ورنہ "چوری اور سینہ زوری" ! ایک چور کے لیے آسان بات نہیں ہوتی۔

اگر پولیس کے ریکارڈ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ جن کو داد گر سمجھا گیا ہے، اصلی ستمگر ہیں۔

ہمارے نزدیک ایک حکومت کی بدنامی اور ناکامی کے لیے یہ بات ثبوت ہے کہ ملک کے پُرامن شہریوں کی عزت و آبرو اور مال و جان کو تحفظ مہیا کرنے میں وہ ناکام رہے۔ غور فرمائیے کہ جو روٹی کپڑے کی امیدیں باندھ رہے تھے ان کو اب جان کے لالے پڑ گئے ہیں اور جو لوگ اربابِ اقتدار کو کرسیاں مہیا کر کے خوش حالی کی راہ دیکھ رہے تھے، اب

ع آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

والا قصہ ان کا بن گیا ہے ـــــــ اس لیے مؤدبانہ التماس ہے کہ جنابِ کھر صاحب! قوم سے مذاق نہ کیجئے۔ دکھ درد ہے تو دوا دیجئے! ورنہ دعا ہی کیجئے! ہم اسے ہی سہارا بنا لیں گے۔

(۹)

مرکزی وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اجلاس کے دوران بتایا کہ:

جنوری سے جولائی تک کل ۸۱ ہزار روپے کی شراب درآمد کرنے کے لیے لائسنس جاری کیے گئے اور جماعتِ اسلامی کے غفور احمد کے سوال کے جواب میں کہا کہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"۱۹۶۹ء میں ۱۲ لاکھ ۵۹ ہزار ا ور ۱۹۷۱ء میں ۲۹ لاکھ ۵۸ ہزار روپے کی غیر ملکی فلمیں درآمد کی گئیں اور یہ بھی بتایا کہ سالِ رواں کے پہلے چھ ماہ میں ۳۱ لاکھ ۲ ۵ ہزار روپے کی فلمیں درآمد کرنے کے لیے جو لائسنس جاری کیے گئے۔ ان کے علاوہ اسی سال ۳ لاکھ روپے کی الگ ادائیگی بھی کی گئی جو ان غیر ملکی فلموں کے سلسلہ میں تھی جو کرایہ کی بنیاد پر حاصل کی گئیں۔"

غور فرمائیے! یہ ان مسلمان عوام اور معاشرہ کی خدمت ہو رہی ہے جن سے کہا گیا تھا کہ روٹی، کپڑا اور مکان بھی دیں گے اور ایمان بھی۔ اصل بات یہ ہے کہ روٹی کپڑا اور مکان کا جو حشر ہوا، ایمان کا بھی اس سے مختلف نہیں ہو سکتا تھا — اور نہ ہوا — بس ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(۱۰)

پنجاب کے گورنر کھر نے اعلان کیا ہے کہ راولپنڈی سے واپسی پر دو نئے وزراء کا تقرر کریں گے، اس پر معاصر لکھتا ہے کہ:

"جب سے عوامی حکومت برسرِ اقتدار آئی ہے، ملازمت یا مزدوری ملے یا نہ ملے، وزارتوں کے دروازے کھل گئے ہیں۔ وزیروں، مشیروں، وزراءِ مملکت اور سپیشل اسسٹنٹوں کی فوج ظفر موج سارے ملک میں نمایاں دکھائی دیتی ہے، ملک نصف رہ گیا ہے لیکن وزیروں اور مشیروں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے ملک کو چلانے کے اخراجات بڑھ گئے لیکن کاروبارِ حکومت ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے .... اتنے وزراء کے باوجود سرکاری دفاتر میں کام نہیں ہوتا۔ مسائل حل نہیں ہو رہے .... ہم کسی کے رزق کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے نہ ہم کسی کے ارمانوں کا خون کرنا چاہتے ہیں..... لیکن یہ غریب ملک ہے۔ یہ غریب صوبہ ہے۔ ہم اس غریب صوبے کے عوامی گورنر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے وزراء کی تعداد میں دو کا اضافہ کرنے کے بجائے دو چار کی کمی کر کے کفایت شعاری کی مثال قائم کریں۔ موجودہ دور میں وزراء کا تقرر دروازے پر "سفید ہاتھی" باندھ لینے سے کم نہیں، پنجاب آخر کتنے سفید ہاتھی پالنے کا متحمل ہو سکتا ہے؟ کارخانے بند، کاروبار ٹھپ ..... آخر یہ وزیروں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھاٹھ باٹھ کیسے پورے ہوں گے۔"

اصل بات یہ ہے کہ وزراء کی یہ تقرریاں نہ تو صرف محکمانہ اور دفتری ضرورت کی بنیاد پر ہوتی ہیں اور نہ ہی ان کی ذاتی صلاحیتوں سے عوام کو مستفید کرنے کے لیے۔ بلکہ صرف "سیاسی رشوت کی کھیر" بانٹنے کے لیے ہوتی ہیں۔ اگر اربابِ اقتدار یہ جوا کھیلنا چھوڑ دیں تو ان کی دیوارِ اقتدار شام سے بھی پہلے دھڑام سے نیچے آرہے۔ یقین کیجئے، ان کی یہ دیوارِ اقتدار، دیوار گریہ نہیں ہے کہ اس پر بارانِ رحمت کا نزول ہو، یہ ایک تجبہ خانہ ہے، جہاں کام، دام سے چلتا ہے ——— جن کی جیب دام سے خالی ہے وہ یہاں بھی خالی رہتا ہے اور وہاں بھی،

معاصر موصوف وزراء کی بے جا تقرریوں کا رونا رو رہے ہیں، یہاں تو بیشتر دفاتر میں بھی افسروں اور کلرکوں کی کثیر تعداد کی کیفیت دروازے پر سفید ہاتھی باندھنے کے مترادف ہے۔ اصل روگ یہ ہے کہ صالح اور اہل حکمران نہیں رہے۔ اس لیے وہ اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے لیے اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں

بے لاگ صداقت، بے باک صحافت

اسلام اور عوام کا پرچم لے کر

روزنامہ **وفاق** لاہور

مُصطفیٰ صادق

کی زیرِ ادارت:

اب نئے انداز اور نئے معیار کے ساتھ جہازی سائز پر شائع ہوتا ہے

ہر صبح ہاکر سے طلب فرمائیے

روزنامہ "وفاق" شاہ دین بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوہدری عبدالحفیظ ایم اے

روزہ — اس کی اہمیت اور فضیلت

لغوی معنی

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم لفظ "صوم" جسے قرآن حکیم میں ایک خاص عبادت کے لیے مخصوص کیا گیا ہے، کے لغوی معنی متعین کریں اور پھر دیکھیں کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ اس لفظ کا مادہ ص۔ و۔ م ہے اور صوم کا لغوی معنی ہے "کام سے رک جانا" کسی جگہ پر ٹھہر جانا۔ کھانے پینے، گفتگو کرنے اور چلنے سے رک جانے کو بھی صوم کہتے ہیں۔ لغوی معنی کے لحاظ سے "صوم" کا اطلاق صرف روزے پر ہی نہیں ہوتا بلکہ عربی میں کہتے ہیں۔ صامت الریح ـــــ ہوا تھم گئی ـــــ صام النہار ـــــ ظہر کا وقت ہو گیا (کیونکہ اس وقت آفتاب نصف النہار پر رکا ہوتا ہے۔) اس سے پھر "صامت الشمس" بھی کہا جاتا ہے یعنی سورج نصف النہار پر مرکوز ہے۔ لہذا "صوم الصائم" سے مراد کھانے پینے اور ان تمام امور سے باز آجانا ہے جن سے اسے منع کیا گیا ہو۔ گفتگو سے رک جانے کو بھی "صوم" ہی کہتے ہیں۔ سورۂ مریم میں ہے:

اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا (کہ بے شک میں نے خدا کی رضا کی خاطر چپ کا روزہ رکھا ہے)

اور ساتھ ہی تشریح بھی کر دی:

فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ـــــ کہ میں آج کسی انسان سے بات نہ کروں گی

قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کہ حضرت مریمؑ کا وہ روزہ کھانے پینے سے رک جانے کا نہ تھا کیونکہ اس سے پہلے خود خداوند کریم کی طرف سے انہیں حکم ہوا تھا:

"فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ" ـــــ کھجوریں کھا اور چشمے کا پانی پی، ہاں اگر کوئی آدم زاد آئے تو کہہ دینا میں نے خدا کی رضا کے لیے چپ کا روزہ رکھا ہے۔"

عربی میں بعض اوقات "قائم" کو "صائم" بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ اپنی جگہ پر ساکت ہوتا ہے۔ نابغہ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شعر "صوم" کے اس لغوی معنی کو واضح کرتا ہے:

خَيْلٌ صِيَامٌ وَّخَيْلٌ غَيْرُ صَائِمَةٍ   تَحْتَ الْعَجَاجِ وَخَيْلٌ تَعْلُكُ اللُّجُمَا

غبارِ جنگ کے سایے تلے کچھ گھوڑے ثابت قدم (صائم) ہیں اور کچھ گھوڑے حرکت کرتے ہوئے (غیر صائمہ) اپنی لگاموں کو چبا رہے ہیں۔

ابو عبیدہ نے لکھا ہے کہ:

"ہر وہ شخص، جانور یا چیز جو کھانے سے، گفتگو سے یا چلنے سے رک جائے اسے "صائم" کہتے ہیں۔"

اس ساری بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ صوم کا لغوی معنیٰ ہے "کام سے رک جانا" خواہ وہ کسی نوعیت کا ہو۔

اصطلاحی معنیٰ

اس لغوی معنیٰ کو سامنے رکھتے ہوئے "صوم" کا اصطلاحِ شرع میں معنیٰ یہ ہوگا کہ انسان کا سحری کھا لینے کے بعد غروبِ آفتاب تک نہ صرف کھانے اور پینے سے رک جانا بلکہ زبان کا جھوٹ، غیبت، چغلی اور یاوہ گوئی سے رک جانا، ہاتھوں کا کسی کو ایذا دینے سے رک جانا، پاؤں کا غیر شرعی سفر سے رک جانا کانوں کا جھوٹ، غیبت، چغلی اور بیہودہ باتوں کے سننے سے رک جانا، نگاہوں کا خیانت سے رک جانا، غرضیکہ "صوم" کا صحیح مفہوم ہی یہ ہے کہ ہر برائی اور ہر خطا سے اپنے دامن کو بچانا اور خدائے کریم کی مقرر کردہ حدود میں پابند رہنا۔

نماز ایک عبادت ہے۔ اس کی کچھ شرائط اور کچھ قواعد وضوابط ہیں۔ مثلاً اگر بلا وضو نماز ادا کی جائے تو نماز نہیں ہوتی، یا نماز پڑھتے پڑھتے کسی سے گفتگو شروع کر دی تو بھی نماز باطل قرار پائے گی ——— بالکل اسی طرح اگر روزہ رکھ لینے کے بعد انسان جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان تراشی، بیہودہ گوئی، سبّ وشتم اور دوسرے اعمالِ بد سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تو پھر یہ روزہ، روزہ نہیں بلکہ فاقہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه"

کہ (روزہ رکھنے کے بعد) جو شخص جھوٹ اور غلط کاموں کو ترک نہیں کرتا تو خدا کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بھوک اور پیاس کی کوئی ضرورت نہیں۔

روزہ کی حکمت

خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لیے عبادات کے جتنے بھی طریقے بتلائے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہے۔ نماز خدا کے وصال کا ذریعہ ہے۔ اس میں بندہ اپنے معبودِ حقیقی سے گفتگو کرتا ہے۔ بعینہٖ روزہ بھی خدا تعالیٰ سے لَو لگانے کا ایک ذریعہ ہے۔ جہاں نماز کے بارے میں یہ ارشاد ہے:

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ" کہ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

وہاں روزے کے بارے میں فرمایا:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ" ——— (البقرۃ آیت نمبر ۱۸۳)

کہ اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو۔

اس آیت میں روزے کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ یہ تقوٰے کا باعث ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ روزہ دوسری تمام عبادات سے بوجوہ منفرد ہے کہ یہ خدا اور بندے کے درمیان راز و نیاز کا معاملہ ہے جبکہ دوسری تمام عبادات مثلاً نماز، حج اور قربانی وغیرہ ظاہری عبادات ہیں جو ظاہری حرکات و سکنات سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے باعث ان عبادات میں ریا وغیرہ کا عمل دخل ممکن ہے۔ لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کا عامل ظاہری حرکات و سکنات سے بے نیاز ہونے کے باعث ریا جیسی بیماری سے ——— جو کہ بڑی بڑی عبادتوں پر پانی پھیر سکتی ہے ——— محفوظ و مامون ہے اس لیے کہ روزہ دار کے روزہ کی حقیقت (کہ وہ روزے سے ہے یا نہیں) خداوند تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہوتی ——— مثال کے طور پر ایک آدمی وضو کرتے ہوئے تین دفعہ کلی کرتا ہے۔ اس وقت پانی اس کے منہ میں ہوتا ہے۔ وہ چاہے تو اس پانی کا اکثر حصہ اپنے حلق میں اتار سکتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی اس حرکت کو نہیں دیکھ سکتی لیکن ایک چیز اسے پانی کا ایک قطرہ بھی شدید پیاس کے باوجود حلق میں پانی اتارنے سے باز رکھتی ہے اور یہ چیز خداوند کریم کا خوف ہے جس کا دوسرا نام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اپنی خواہش پر اس نے غلبہ پا لیا اور یہ تقویٰ (خواہشات پر کنٹرول) انسان کی ساری زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مثلاً اگر وہ دکاندار ہے تو میزان میں کمی بیشی کا مرتکب نہ ہو گا اگر کپڑے کا تاجر ہے تو ماپ میں ہیرا پھیری کی خواہش کا گلا گھونٹ دے گا۔ اگر کسی میڈیکل ہال کا مالک ہے تو دواؤں پر ناجائز منافع حاصل کر کے حصولِ زر کی خواہش کا احترام نہ کرے گا اور اگر ڈاکٹر ہے تو پانی میں رنگ ملا کر غریب مریضوں کا خون چوسنے اور اس طرح زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی خواہش کا حصول اس کے لیے ناممکن ہو گا۔ علیٰ ہذا القیاس روزہ انسان کے نفس کی اس طرح سے تربیت کرے گا کہ ہر لحہ خوفِ خدا اس کو گناہوں سے باز رکھے گا اور رضائے الٰہی اس کا مقصود ہو گی جو خداوند کریم سے اس کی قربت کا باعث بنے گی۔ اس لیے خداوند کریم نے فرمایا:

اَلصوم لی و انا اجزی بہٖ" (حدیث قدسی) کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا اجر عطا کروں گا[1]

دوسری حکمت یہ بیان فرمائی:

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ"

—— تاکہ تم روزوں کی گنتی پوری کرو (یعنی روزے پورے رکھو) اور ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی بزرگی اور عظمت کے گن گاؤ۔ اس لیے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی —— تاکہ تم اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

گویا روزے میں یہ حکمت بھی پوشیدہ ہے کہ ہم خداوند کریم کی قدر و منزلت پہچانیں اور اس کی ان نعمتوں کا، جو ہم کھاتے ہیں، شکر بجا لائیں اور ظاہر ہے یہ چیز بھی رضا و خوشنودیٔ الٰہی کی بنا پر اللہ تعالیٰ سے قربت کا ایک ذریعہ ہے۔

روزے کے فوائد —— مادی اور روحانی

اسلامی عبادات میں ظاہری اور باطنی ہر قسم کی پاکیزگی کا التزام ہر جگہ موجود ہے۔ نماز اگر آئینۂ دل کو مجلّٰی اور مصفّٰی کرتی ہے تو وضو جسمانی طہارت اور پاکیزگی کے لیے نماز کی اوّلیں شرط قرار پایا۔ اسی طرح

[1] اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ روزہ کے علاوہ باقی عبادات خداوند کریم کے لیے نہیں ہیں اور ان کا اجر بھی کوئی اور عطا کرے گا بلکہ اس کی وجہ روزے کی افضلیت ہے۔ کیونکہ یہ خالق و مخلوق، مالک و مملوک اور بندہ اور آقا کے درمیان ایک راز کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی حقیقت ماسوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اسکا خصوصی اجر عطا فرمائیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر عورت کو نقاب اوڑھنے کا حکم دیا تو ساتھ قید بھی لگائی:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ"

کہ اے رسولؐ! مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ۔۔۔۔۔

اور یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ جس عورت کی نگاہ عصمت و عفت اور فطری حیا سے خالی ہے اس کے لیے اگر لاکھ نقابوں کا اہتمام بھی کر لیا جائے تو وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کے لیے "یغضضن من ابصارھن" کی ضرورت پیش آئی۔

روزہ بھی اس حکمت سے خالی نہیں۔ روزے سے جہاں انسان کی باطنی طہارت اور روحانی صحت کا التزام کیا گیا ہے وہاں اس کی جسمانی صحت اور نظام انہضام کی خرابیوں کا علاج بھی اس میں موجود ہے پھر یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کثرت خوری اور وقت بے وقت کھانا معدے کی امراض کا موجب ہیں۔ اس سے جسمانی نشوونما صحیح طریق پر نہیں ہوتی بلکہ غیر متناسب غذا اور کھانے کے غیر متعین اوقات کی بدولت اکثر لوگ لبِ گور پہنچ جاتے ہیں۔ سال بھر کی ان بے قاعدگیوں کو روکنے اور صحت اور تندرستی کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے لیے یہ لازم تھا کہ انسانوں کو تیس روز تک پابند کیا جاتا کہ وہ متعینہ وقت پر کھائیں پئیں اور مقررہ وقت کے بعد کھانے پینے سے ہاتھ کھینچ لیں ۔۔۔۔۔ یہ کیسی حکمت ہے کہ عبادت کے ساتھ ساتھ انسان جسمانی صحت بھی حاصل کرتا ہے اور روح کی پاکیزگیوں کے ساتھ ساتھ اس کی جسمانی صحت بتدریج کمال حاصل کرتی جاتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ رمضان میں اکثر لوگوں کی جسمانی بیماریاں محض کھانے کے اوقات کی پابندی کی بنا پر خود بخود دور ہو جاتی ہیں، چنانچہ بڑے بڑے مفسرین اور ائمہ مجتہدین نے روزے کی دوسری حکمتوں کے ضمن میں حکمتِ صحتِ جسمانی کا ذکر بھی کیا ہے۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے"

یعنی جس طرح زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے جسم بھی بیماریوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

بسیار خوری سے مادیت کا غلبہ بڑھتا ہے اور شہوانی جذبات حملہ آور ہوتے ہیں۔ روزے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دن بھر بھوکے پیاسے رہنے سے جسمانی اعضاء میں کچھ کمزوری آ جاتی ہے جس سے شہوانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذبات کے حملے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ بھوک اور پیاس جنسی جذبات کی برانگیخت کو کم کر دیتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"الصوم جنة"——————کہ روزہ ڈھال ہے۔

اس سے مراد صرف یہی نہیں کہ یہ صرف دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے بلکہ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ روزہ جنسی ہیجان نیز مادی اور روحانی ہر قسم کی بیماریوں کے لیے ڈھال ہے اس طرح کہ بھوک پیاس اس کی جنسی خواہشات کو دبا کر اسے خداوندِ کریم کی طرف راغب کرتے ہیں۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے:

"یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحفظ للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فان له وجاء"

کہ اے نوجوانو! تم میں سے جسے نکاح کرنے کی توفیق ہو اسے چاہیے کہ ضرور نکاح کرے، کیونکہ نکاح شرم و حیا اور شرمگاہ کی حفاظت کے لیے سب سے زیادہ مفید ہے اور جس نوجوان کو نکاح کی استطاعت نہ ہو اسے لازم ہے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ جنسی ہیجان کا تدارک کرتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزہ جسم اور روح کے توازن کو برقرار رکھنے کا نام ہے۔ جسدِ انسانیت سے مادیت کے طوفان ہر آن اٹھتے رہتے ہیں اگر ان طوفانوں کے سامنے بند نہ باندھا جائے تو یہ خاکی بدن ہوئی و ہوس کا مظہر بن کر رہ جائے، خواہشاتِ نفسانی اس قدر سرکش اور غالب ہو جائیں کہ انسان ان پر کنٹرول نہ کر سکے۔ لہٰذا خداوند کریم نے ضبطِ نفس اور مادیت کے غلبے سے بچانے کے لیے روزے جیسی عظیم عبادت کا انعام اسے عطا فرمایا تاکہ اس کی روح اور جسم میں توازن برقرار رہے اور نفسِ انسانی مطیع و منقاد ہو کر خدا کی یاد میں مگن رہے۔

یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ مذکورہ بالا حدیث سے یہ مطلب ہرگز اخذ کرنا چاہیے کہ اسلام رہبانیت کی تعلیم دیتا ہے اور بدھ مذہب یا ہندومت کی طرح نفس کشی کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اس حدیث کے بارے میں فقہاء کا استدلال یہ ہے کہ روزے سے انسان خوراک کی ایک متناسب مقدار پر قناعت کرنے پر مجبور رہتا ہے جس سے اس کے بدن میں کمزوری تو ضرور آتی ہے جو بدن میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنسی تحریک کی مدافعت کا باعث بنتی ہے لیکن غذا کی کمی اسلام کا نشا نہیں۔ اسلام یہ سبق نہیں دیتا، کہ انسان ایسی ضروری غذا سے بھی اپنے آپ کو محروم کرے جس سے اس کی صحت کا دیوالیہ نکل جائے۔ غذا کو اس حد تک کم کر دینا جو بدن میں قوت و توانائی برقرار نہ رکھ سکے یا ایسی ریاضت یا محنت شاقہ جس میں بدن ٹوٹ ٹوٹ جائے، ریاضت یا عبادت نہیں بلکہ وہ ایک سزا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے، وہ نہیں چاہتا کہ انسان اپنے آپ کو خواہ مخواہ ہلاکت کے سپرد کر دے۔ اسی لیے فرمایا:

"لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ" ——— کہ تم اپنی جانوں کو جان بوجھ کر ہلاکت میں نہ ڈالو۔

دوسری جگہ فرمایا:

"يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ"

وہ (خدا) تمہیں سہولت دینا چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔

پھر رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے:

"المؤمن القوی خیر و احب الی اللہ من المؤمن الضعیف و فی کل خیر"

کہ طاقت ور مومن خدا کو نحیف و نزار مومن سے زیادہ محبوب ہے اور ان دونوں میں بھلائی ہے۔

پس روزے کا مقصد یہ نہیں کہ اس سے جنسی جذبات کا خاتمہ مقصود ہے بلکہ روزہ تو ایک ایسی پوشیدہ عبادت ہے جس کا ظاہرداری سے کوئی تعلق نہیں، اس کی اہمیت بھوک پیاس سے نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے انسان ہر قسم کی خواہشات نفس سے بیزار رہے، خطاؤں سے اجتناب کرے، اپنے نفس کی اصلاح اور اس کی پاکیزگی و طہارت پر کمربستہ رہے تاکہ روزہ اس تقوٰے کو حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے جس کے لیے یہ فرض کیا گیا ہے۔

روزہ مشکل مہمات میں ثابت قدم رہنے میں بھی مدد و معاون ہے۔ روزے کا مقصد ضبطِ نفس ہے اور ضبطِ نفس اصل جہاد ہے۔ اگر انسان میں بھوک پیاس برداشت کرنے کی ہمت پیدا نہ ہوگی تو وہ مشکلات کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اسلام میں جہاد بھی ایک فرض اور ایک عبادت ہے اس فرض کی ادائیگی کے لیے بلند حوصلہ، استقامت اور مہم جوئی کی خصوصیات مطلوب ہیں، ہر قسم کے تلخ اور تند موسم میں سفر کرنے والے مجاہدوں کے لیے صبر اور بھوک پیاس برداشت کرنے کی عادت ایسی صفات ہیں کہ ان کے بغیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد صحیح معنوں میں مجاہد نہیں کہلا سکتا۔ آنحضرتؐ نے ننگے پاؤں چلنے کی مشق کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ مسلمان کی زندگی میں ایسے حالات بھی رونما ہو سکتے ہیں جہاں اسے جسمانی مشقتیں برداشت کرنا پڑیں یا فاقہ کشی کی نوبت آئے، موسم گرم ہو یا سرد، دن ہو یا رات، سفر ہو یا حضر، مجاہدینِ اسلام کو ہر حال میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہونا پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے روزہ مجاہدین کی جسمانی تربیت اور فوجی ٹریننگ کا ذریعہ بھی ہے۔ تاریخِ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ غازیانِ صف شکن کئی کئی فاقے کی صعوبتیں جھیلتے ہوئے بھی دشمن کے سامنے ڈٹے رہتے۔ جنگ خندق کے موقع پر صحابہ کرام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تین روز سے فاقہ تھا مگر اس کے باوجود حوصلے بلند اور ولولے جوان تھے۔ اور یہ کیسا عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں نے بڑے بڑے معرکے رمضان کے مہینے میں ہی سر کیے۔ کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ غزوۂ بدر رمضان المبارک میں ہی سر ہوا۔

روزے کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ روزہ ایک مسلسل عبادت ہے اور روزہ دار سحری سے غروب آفتاب تک کا سارا وقت خدا کی عبادت میں بسر کرتا ہے۔ ایک نماز پڑھ لینے کے بعد ممکن ہے آپ دوسری نماز تک یادِ خدا سے غافل ہو جائیں۔ کاروبارِ حیات میں غفلت انسان کو خدا سے دور رکھے مگر روزہ رکھ لینے کے بعد اگر آپ زبان سے خدا کو یاد نہ کریں تو بھی آپ خدا کی عبادت میں تصور کیے جائیں گے اگرچہ تجربہ اور مشاہدہ یہی ہے کہ روزہ دار سحر سے لے کر افطار تک ہر لمحہ اور ہر گھڑی خدا کی یاد میں مگن رہتا ہے کیونکہ جب اس کے دل میں یہ احساس جاگ اٹھتا ہے کہ وہ خدا کی خوشنودی کی خاطر بھوک پیاس کو برداشت کرنے کی پابندی قبول کر چکا ہے تو وہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ اس کا کوئی بھی لمحہ یادِ خدا سے غفلت میں بسر نہ ہو۔ چہ خوب ؎

صرفِ عصیاں ہو اوہ لحظۂ عمر

جو تری یاد میں بسر نہ ہوا

اطاعت کا اصل مقصود ہی خدا کی یاد ہے اور اس کی یاد ہی اس کی اطاعت کی اساس ہے اور یادِ خدا انسان کو تمام برائیوں سے روک دیتی ہے —————— اس عبادت کا یہی اہم تقاضا ہے کہ ہم دن بھر کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اس عبادت کی رُوح زخمی ہو۔

یہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ صرف کھانے پینے سے رک جانا ہی "روزہ" نہیں کہلاتا بلکہ روزے کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ ہم نہ صرف کبیرہ گناہوں سے رک جائیں بلکہ لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ، چھینا جھپٹی، غیبت، جھوٹ اور مکروفریب جیسی حرکاتِ شنیعہ سے بھی باز آجائیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یجھل وان جھل علیه احد فلیقل انی امرء صائم"

کہ جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو اسے بدزبانی، کج روی اور جہالت سے باز رہنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی شخص روزے دار کے ساتھ زیادتی کرے تو اسے کہہ دینا چاہیئے، میاں! میں تو روزے سے ہوں۔

ایک جگہ آپؐ نے فرمایا:

"الصیام جُنة من النار کجُنة احدکم من القتال مالم یخرقھا بکذب وغیبة"

کہ جس طرح میدانِ جنگ میں دفاع کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔ روزے تمہارے لیے اسی طرح آگ کے لیے ڈھال ہیں۔ جب تک کہ انسان اس ڈھال (روزہ) کو جھوٹ اور غیبت سے توڑ نہ ڈالے۔

آنحضرتؐ نے ہی ایسے روزے دار کے متعلق فرمایا:

"رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع ورب قائم لیس له من قیامه الا السھر" ——— کہ کتنے روزے دار ہیں جن کے حصے میں ان کے روزے سے صرف بھوک آتی ہے اور کتنے شب بیدار ہیں جنہیں بیداری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ان گزارشات کے پیشِ نظر روزے کی اہمیت کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ بدبخت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کی فضیلتوں سے فائدہ نہ اٹھائیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:

"علیکم بالصوم فانه لا مثل له" ——— تم پر روزہ رکھنا فرض ہے کہ روزے جیسی عبادت کی کوئی مثال نہیں۔

ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

"من افطر یوما من رمضان من غیر عذر ولا مرض لم یقضه صیام الدھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان صامہٗ" ——— جس نے ماہ رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی (شرعی) عذر یا بیماری کے ترک کیا تو وہ قیامت تک بھی لگاتار روزے رکھتا رہے تو اس روزے کی قضا ادا نہیں ہو سکتی۔

روزہ کی فضیلت:

جب ہم روزے کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو دو چیزیں ذہن میں ابھرتی ہیں۔ بعض لوگ رمضان کی فضیلت اور روزے کی فضیلت کو ہم معنے سمجھتے ہیں، لیکن اگر بنظر غائر قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ماہِ رمضان کی فضیلت ایک الگ پہلو ہے اور روزے کی فضیلت ایک جدا موضوع ہے۔ ہم رمضان کی فضیلت کو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔ یہاں صرف روزے کی فضیلت یا روزہ رکھنے والے کی عزت و عظمت پر بحث کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ جس طرح "رمضان" تمام مہینوں سے افضل ہے اسی طرح روزہ بھی عبادات میں افضل ترین نہیں تو افضل تر ضرور ہے۔ روزہ دار کی جو قدر و منزلت خدا کی نگاہ میں ہے اسے حدیث کے الفاظ ہی میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"قال اللہ عز وجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک"

ابن آدم ہر عمل اپنے لیے کرتا ہے مگر روزہ صرف میری خاطر رکھتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بُو خدا تعالیٰ کے نزدیک مشک و عنبر سے بھی زیادہ فرحت افزا ہے۔

مسلم شریف میں الفاظ اس طرح ہیں:

"ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک"

ذرا غور کیجئے کہ وہ خالق و مالک، وہ جبار و قہار اپنے حقیر بندے کی کتنی تعظیم کرتا ہے کہ ہمارے منہ کی بُو بھی اسے کستوری سے زیادہ پاکیزہ معلوم ہوتی ہے۔

روزے دار کی دوسری فضیلت آپ نے یہ فرمائی:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"للصائم فرحتان يفرحهما، اذا افطر فرح واذا لقي ربه فرح بصومه"
روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں۔ پہلا موقع تو وہ ہے جب ہر شام وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اسے ایک خاص روحانی خوشی ہوتی ہے۔ اور دوسرا موقع وہ ہے کہ جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے بہت خوش ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"نمازی کو جنت میں داخل ہونے کے لیے "باب الصلوٰۃ" سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہے اسے "باب الجہاد" سے ندا دی جائے گی۔ جو شخص روزے دار ہے اسے "باب الریّان" سے پکارا جائے گا۔ جو صاحب الصدقہ ہے اسے "باب الصدقہ" سے جنت میں داخلے کی دعوت دے جائے گی"

سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریّان" کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزے دار جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کسی دوسرے کو اس دروازے سے داخل ہونے کی اجازت نہ ہو گی۔ فرشتے پکاریں گے روزے دار کہاں ہیں؟ روزے دار اس آواز کو سن کر جنت میں داخل ہونے کے لیے اس دروازے کی طرف بڑھیں گے اور جب روزے دار جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا، پھر کوئی شخص اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا۔

قارئین کرام! روزے کی فضیلت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ قیامت کے دن روزے داروں کو امتیازی حیثیت سے جنت میں بھیجا جائے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"ما من عبد يصوم يوما في سبيل الله الا باعد الله بذالك اليوم وجهه عن النار سبعين خريفاً"
کہ جو شخص لوجہ اللہ ایک دن کا روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک روزے کی برکت سے اس کے چہرے کو ستر برس مدت کی مسافت تک آگ سے دور کر دیتا ہے۔
اس سے یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ اگر ایک روزہ رکھنے والا آگ سے اس قدر دور مسافت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہو سکتا ہے تو رمضان المبارک کے سارے روزے رکھنے والا کس قدر عظیم ثواب اور انعام کا مستحق ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ"

کہ جس شخص نے ایمان اور ایقان کی دولت سے سرشار ہو کر رمضان کے روزے پورے کر لیے اس کے پچھلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے۔

ایک جگہ آپؐ نے فرمایا:

"فمن صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ"

کہ جس نے رمضان کو ایمان اور احتساب سے پورا کر لیا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح بری ہوتا ہے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔

روزے دار کے لیے یہ خوش خبری کس قدر عظیم ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے دس دن خدا تعالیٰ کی رحمت کا باعث ہیں "اولہ رحمۃ" ——— اگلے دس دن اس کی مغفرت کے لیے مقرر ہیں "اوسطہ مغفرۃ" ——— اور آخری دس دن دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا پروانہ ہیں "آخرہ عتق من النار"

یہ فضیلت بھی روزے دار کے حصے میں آئی ہے کہ ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے "لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ" ——— وہ لوگ جو تنومند اور توانا ہو کر بھی روزہ رکھنے کی سعادت سے محروم رہتے ہیں کتنے بدبخت اور بدنصیب ہیں کہ وہ اس رات کی فضیلتوں سے اپنی جھولیاں نہیں بھرتے اور کتنے خوش نصیب اور بامراد ہیں وہ روزے دار جو اس رات کے انوار اپنے سینوں میں سمیٹ لینے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ یہ وہ رات ہے جس رات جبرائیلؑ اپنے لاؤ لشکر سمیت بندگان خدا کو اپنے آقا کے حضور سربسجود دیکھنے کو زمین پر اتر آتے ہیں۔ "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ" ——— اس رات کی فضیلت کوئی صاحب دل ہی بتا سکتا ہے "سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ" کہ فجر کا نور طلوع ہونے تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

رات کی تنہائیوں میں کیونکہ آقا و غلام ہمکلام ہوتے ہیں اور آقا اپنے غلاموں پر رحمت اور برکت کی کون سی بارشیں نازل کرتا ہے یہ سب راز و نیاز کی باتیں ہیں۔ ہم تو صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ روزے دار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے رمضان میں اس رات سے بڑھ کر کوئی نفضیلت نہیں۔

روزہ کیسی عبادت ہے کہ یہ خود بھی فضیلت ہے اور اس کی افطاری بھی فضیلت ہے۔ آنحضرتؐ کا فرمان ہے:

"من فطر فیه صائما کان مغفرة لذنوبه و عتق رقبته من النار و کان له مثل اجره غیر ان ینقص من اجره شیئا قالوا یا رسول الله لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطی الله هذا الثواب من فطر صائما علی تمرة او شربة ماء او مذقة لبن"

کہ جس نے کسی روزے دار کی افطاری کا انتظام کیا تو یہ افطاری اس کے گناہوں کے لیے بخشش اور اسے دوزخ سے بچانے کا ذریعہ ہوگی اور جس کی افطاری کروائی گئی، اور جس نے افطاری کروائی ان کے اجر میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔ صحابہؓ نے گزارش کی، اے اللہ کے رسولؐ ہم سب کو تو کسی کی افطاری کا اہتمام کرنے کی توفیق نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، خدا یہ ثواب اس شخص کو بھی برابر عطا کرتا ہے جو ایک کھجور، پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کی ایک چُلّی سے کسی کا روزہ افطار کروا دے۔

ایک جگہ فرمایا:

"من اسقی صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظمأ حتی یدخل الجنة"

کہ جو شخص کسی روزے دار کو جی بھر کر پانی پلا دے (یا پُرتکلف افطاری کا اہتمام کرے) تو خدا تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے اس طرح سیراب کریں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس محسوس نہ ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانه برکة فمن لم یجد فلیفطر علی ماء فانه طهور" ــــــــ کہ جب روزہ افطار کرنا چاہو تو کھجور سے افطار کرو کیونکہ یہ باعثِ برکت ہے۔ اگر کھجور میسر نہ آئے تو پانی سے چھوڑ لو، یہ باعثِ طہارت ہے۔

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے سعدؓ بن معاذ کے پاس روزہ افطار کیا اور فرمایا:

"افطر عندکم الصائمون و اکل طعامکم الابرار و صلت علیکم الملٰئکة"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ افطار کیا اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور تم پر فرشتوں نے دعا کی۔

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ام عمارہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"ان الصائم تصلی علیه الملائکة اذا اکل عنده حتی یفرغوا ورُبما قال حتی یشبعوا" ——— کہ جب کچھ لوگ کسی روزہ دار کے ہاں روزہ افطار کریں تو فرشتے اس روزہ دار پر درود بھیجتے ہیں۔ جب تک وہ افطاری سے فارغ نہ ہو جائیں۔ یا جب تک افطاری والوں کا پیٹ نہ بھر جائے۔

ایک روایت میں ہے:

"الصائم اذا اکل عنده المفاطیر صلّت علیه الملائکة"

خدا تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ محبوب ہے جو افطاری میں جلدی کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

"احب عبادی الیّ اعجلهم فطراً"

ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر" ——— لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک کہ وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔

ایک جگہ فرمایا: "لا یزال الدین ظاهرا ما عجل الناس الفطر" ——— کہ یہ دین اس وقت تک دوسرے تمام دینوں پر غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے ——— !

اب تصور کیجئے کہ خدا نے ہمیں روزے کا حکم دیا مگر ساتھ ہی اس کی منشا یہ ہے کہ اس کے بندے حد سے زیادہ تکلیف نہ اٹھائیں۔ لہذا اس آسانی اور سہولت کو بھی ایک انعام قرار دیا۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ افطاری میں جلدی ہی اصل بھلائی اور نیکی کی راہ ہے۔ روزہ جلدی افطار ہم کریں، اپنی پیاس ہم بجھائیں اور ساتھ اس کی رحمت اور برکت کے مستحق قرار پائیں۔

قارئینِ محترم! روزے کی فضیلتوں کا بیان کہاں تک کیا جائے۔ روزہ خود بھی برکت، اس کے لیے سحری کھانا بھی برکت اور روزہ افطار کرنا بھی برکت ہے۔ سحری اور افطار کی خوراک اگرچہ ویسی ہی ہوتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ہمارے روزمرہ کے معمولات میں داخل ہے مگر روزے دار کے لیے یہ بھی باعثِ فضیلت بن جاتی ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"تسحروا فان فی السحور برکۃ" "تم سحری ضرور کھایا کرو کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

ایک جگہ فرمایا: "استعینوا بطعام السحر علی صیام النھار"

کہ دن کا روزہ رکھنے کے لیے سحری کے کھانے سے مدد لیا کرو۔

یہ بات بھی سحری کھانے کی ترغیب کے لیے کہی گئی —— ایک جگہ فرمایا:

"علیکم بغداء السحور فانہ ھو الغداء المبارک"

کہ سحری تم پر لازم ہے کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے —— ایک جگہ فرمایا:

"السحور کلہ برکۃ فلا تدعوہ ولو ان یجرع احدکم جرعۃ من ماء فان اللہ عزوجل وملائکتہ یصلون علی المتسحرین"

سحری کا کھانا پینا سب برکت ہے لہٰذا تم اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ خواہ انسان پانی کا ایک گھونٹ پی کر ہی سحری کیوں نہ کرے (یعنی اگر کھانے کی حاجت نہیں تو پھر بھی کم ازکم پانی کا ایک گھونٹ ضرور پی لینا چاہیئے) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

ذرا سوچیئے! کھانا ہم کھاتے ہیں —— رب العزت کی انواع واقسام کی نعمتوں پر ہاتھ ہم صاف کرتے ہیں۔ مگر لذتِ کام ودہن اور زبان کے چٹخارے کے ساتھ ساتھ اس کی رحمتوں اور برکتوں کے سزاوار بھی گردانے جاتے ہیں۔" —— الحمد للہ!

دل سے ایک صدا اٹھتی ہے —— مولا یہ تیرا اتنا بڑا کرم ہے، یہ بے پایاں انعام، یہ تیری رحمتوں کے خزینے، یہ تیری برکتوں کی موسلادھار برسنے والی بارشیں —— ہم عاجز بندوں پر، ہم گنہگار اور پاپی انسانوں پر! —— مولا تو کتنا عظیم ہے! —— مولا تو کتنا کریم ہے! —— مولا تو کیسا خالق ومالک اور آقا ہے؟ ہم نے دیکھا ہے کہ اس دنیا میں انسان دولت کے چند سکوں کی شہ پاکر انسان کو انسان نہیں سمجھتے —— مگر تو قادرِ مطلق ہوکر بھی —— "علی کل شیء قدیر" ہوکر بھی، جبار وقہار ہوکر بھی —— اپنے بندوں پہ درود بھیجتا ہے۔ تو ہی نہیں تیری نورانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق بھی ان بندوں پر درود بھیجتی ہے جو سحری کھا کر اپنے ہی پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں ——— یہ تیرا کتنا بڑا کرم ہے کہ تو ان بندوں کو اپنے سلام اور درود کا مستحق جانتا ہے ——— جو سارا سال تیری یاد سے غافل رہتے ہیں۔

مولائے کریم! تو واقعی بڑا عظیم ہے۔ تو غفور رحیم ہے ——— مولا! یہی دعا ہے کہ تو ہمیں اپنے احکام کی پابندی اور اسوۂ رسولؐ پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین) اے اللہ! "رحمتی وسعت کل شیء" تیرا فرمان ہے ——— اے باری تعالیٰ! ——— "رحمتی سبقت علی غضبی" تیرا ارشاد ہے۔ یا الٰہ العالمین! "انت مقصودی و رضاك مطلوبی"

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

دنیا

یہ نظم ذو قافیتین ——— (دو قافیہ والی) ہے ———

کمالِ فکر و دانش ہے زوالِ رغبتِ دنیا! — زوالِ فکر و دانش ہے کمالِ قربتِ دنیا
یہ دنیا ہے نہ کر اس میں ملالِ کلفتِ دنیا — غلط ہے راہِ دنیا میں خیالِ راحتِ دنیا
نہ لا لب پر کبھی اے دل! سوالِ ثروتِ دنیا — کہ ثروت ساتھ لاتی ہے خیالِ عشرتِ دنیا
خیالِ عشرتِ دنیا سے فتنے جاگ اٹھتے ہیں — انہیں فتنوں کا مظہر ہے زوالِ حشمتِ دنیا
وہ رہتے ہیں ہمیشہ شادماں اپنی تقدیر پر — جنہیں ہے علمِ انجامِ جلالِ سطوتِ دنیا
محبت کر نہ دنیا سے کہ اس کو چھوڑ جانا ہے — رولائے گا دمِ رحلت مآلِ الفتِ دنیا
اگر ہے آج تیرے پاس تو کل ہے انکے ہاتھوں میں — ہمیشہ منقلب رہتا ہے حالِ دولتِ دنیا
جفا و جور و قہر و جبر و مغروری و بدکاری — یہ ہیں ساری علاماتِ وبالِ ثروتِ دنیا

پہنچنا ہے تجھے منزل پہ منزل دور ہے عاجز
سنبھل، اٹھ، جاگ اے محوِ جمالِ جنتِ دنیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۱ھ

سیاستدان ــــ ابنِ تیمیہؒ کی نگاہ میں

مختصر تعارف

حضرت امام ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء) آٹھویں صدی کے "مجاہد مجددؒ" ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

" اسلام میں سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں علماء فضلاء، مجتہدین ائمہ فن اور مدبرینِ ملک گزرے لیکن مجدد یعنی ریفارمر بہت کم پیدا ہوئے .... مجدد یا ریفارمر کے لیے تین شرطیں ضروری ہیں:

(۱) مذہب یا علم یا سیاست (پالٹیکس) میں کوئی مفید انقلاب پیدا کر دے۔

(۲) جو خیال اس کے دل میں آیا ہو کسی کی تقلید سے نہ آیا ہو بلکہ اجتہادی ہو۔

(۳) جسمانی مصیبتیں اٹھائی ہوں، جان پر کھیلا ہو، سرفروشی حاصل کی ہو۔

یہ شرائط قدماء میں بھی بہت کم پائے جاتے تھے اور ہمارے زمانے میں تو ریفارمر ہونے کے لیے صرف یورپ کی تقلید کافی ہے۔ تیسری شرط اگر ضروری قرار نہ دی جاتے تو امام ابو حنیفہؒ، امام غزالیؒ، امام رازیؒ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اس دائرے میں آسکتے ہیں لیکن جو شخص ریفارمر کا اصلی مصداق ہو سکتا ہے وہ علامہ ابن تیمیہؒ ہیں۔ ہم اس بات سے واقف ہیں کہ بہت سے امور میں امام غزالیؒ وغیرہ کو ابن تیمیہؒ پر ترجیح ہے لیکن وہ امور مجددیت کے دائرے سے باہر ہیں۔ مجددیت کی اصلی خصوصیتیں جس قدر علامہ کی ذات میں پائی جاتی ہیں، اس کی نظیر بہت کم مل سکتی ہے۔" (مقالاتِ شبلی)

سیاسیات پر "السیاسۃ الشرعیۃ فی اصلاح الراعی و الرعیۃ" کے نام سے حضرت امام ابن تیمیہؒ نے ایک چھوٹا سا مضمون تحریر فرمایا تھا، جو اپنی جامعیت کے اعتبار سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انہوں نے اس میں ایک جگہ "سیاستدانوں" کا بھی جائزہ لیا ہے اور ان کے فرائض اور کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فرصت میں ہم اس کا ماحصل پیش کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ یہ وقت کی آواز بھی ہے اور دل کی صدائے دلگداز بھی۔ راقم کے سامنے اس کا جو نسخہ ہے وہ مصر میں "مطبعہ خیریہ" کا مطبوعہ ہے جو ۱۳۲۲ھ میں طبع ہوا تھا۔ فرمایا، سیاستدانوں کی تین قسمیں ہیں:

اپنی برتری کے خبطی

ایک گروہ وہ ہے جس کو دنیا میں اپنی برتری کا خبط اور تخریبی کارروائیوں کا چسکا ہے ان لوگوں کو عاقبت اور اپنا انجام بالکل دکھائی نہیں دیتا۔

چونکہ ان کا ترکشِ حیات عمل صالح اور کردار کے تیروں سے خالی ہے اس لیے وہ اپنی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے یہ رائے رکھتے ہیں کہ اپنی شان وشوکت اور ہردل عزیزی کو قائم رکھنے کے لیے "داد و دہش" کرنا ضروری ہے یعنی روٹی کپڑے کا جال بچھاکر لوگوں کا شکار کیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے مال ناجائز طریقے سے حاصل کیا جائے چنانچہ پہلے وہ لوگوں کو لوٹتے پھر سیاسی رشوت کے طور پر اسے لٹاتے ہیں (فصاروا نهابين وهابين)

ان کا کہنا ہے کہ سیاسی رشوت دیے بغیر کرسئ اقتدار کا تحفظ ممکن نہیں ہے، چنانچہ جب کوئی ایسا بے لوث جو کھانے کھلانے کی بات نہیں کرتا، آجاتا ہے تو حکامِ بالا کی نگاہِ کرم بدل جاتی ہے اور اسے معزول کر کے دم لیتے ہیں (سخط عليه الولاة وعزلوه)

یہ وہ طبقہ ہے جس نے دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور آخرت کو مہمل جان کر نظر انداز کر دیا ہے اگر توبہ کر کے اصلاحِ حال کی طرف توجہ نہ دی تو دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے ان کا انجام بُرا برآمد ہو گا (فعاقبتهم عاقبة ردیئة فی الدنیا والاخرة)

اللہ سے ڈرنے والے

لیکن دوسرے وہ لوگ ہیں جو خوفِ خدا رکھتے ہیں اور اپنے ایمان پر قائم ہیں جو ان کو مخلوقِ خدا پر ستم ڈھانے اور ناجائز کاموں کے ارتکاب کرنے سے باز رکھتا ہے لیکن بایں ہمہ وہ بھی یہ یقین رکھتے ہیں کہ غلط راہ چلے بغیر سیاست چلتی نہیں۔ (لكن قد يعتقدون مع ذلك ان السياسة لا تتم الا بما يفعله اولئك من الحرام)

بسا اوقات بزدلی، بخیلی اور تنگ ظرفی کے بھی وہ بیمار ہوتے ہیں، اس لیے اپنی دینداری کے باوجود کبھی واجبات کام چھوڑ بیٹھتے ہیں جو بعض محرمات کے ارتکاب سے بھی زیادہ سنگین نکلتا ہے۔ خود کیا دوسروں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی "واجب" سے باز رکھنے کا ارتکاب کر ڈالتے ہیں جو سراپا ارادۂ حق مارنے کے مترادف ہوتا ہے بلکہ تاویل کر کے بعض اوقات وہ دینی فریضہ چھڑانے کے لیے خارجیوں کی طرح مسلمانوں کے خلاف جہاد بھی کر گزرتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں نہ دنیا کی بگڑی بن پاتی ہے اور نہ ہی دینِ کامل کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے۔ ان کی اجتہادی فروگزاشتوں سے تو درگزر ممکن ہے لیکن ان کی حماقتوں کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو سب سے خسارے میں ہے کہ دنیا میں کھو کر سمجھ رہا ہے کہ وہ خوب کر رہا ہے۔ (الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا)

میانہ رو لوگ

تیسرا گروہ "اُمتِ وسط" ہے یعنی وہ "محمدی" لوگ ہیں جن کا دین محمدی ہے یہ خاصانِ خدا نائب رسول کی حیثیت سے قیامت تک لوگوں پر حکمرانی کریں گے۔

ان کا کام یہ ہوگا کہ وہ رفاہِ عامہ کے لیے مال خرچ کریں۔ خلقِ خدا کو نفع پہنچائیں۔ اگر وہ صاحبِ اقتدار ہوں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ملک و ملت کے احوال کی اصلاح کریں، اقامتِ دین کے لیے کوشاں رہیں، اور ان کی دنیا کو تھامنے کی کوشش کریں جو عوام کے دین اور عفتِ نفس کے لیے ضروری ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ اس سے زیادہ حرص نہ کریں، جس کے وہ مستحق نہیں، نیز تقوے اور احسان دونوں صفات اپنے اندر جمع کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان کو حاصل ہوتی ہے جو متقی ہیں اور پورے حضورِ قلب کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں (ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون) السیاسۃ الشرعیۃ ص ۲۷-۲۸)

حضرت امام ابن تیمیہؒ نے سیاستدانوں کی نفسیات، ہیرا پھیری یا خلوص، دل سوزی، ان کے کردار اور فرائض کی جو تصویر پیش کی ہے، اس کے مطالعہ کے بعد ہمیں اپنے عہد کے سیاستدانوں کے سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے اور جو سیاستدان پُرفریب نعروں کی اوٹ میں عوام کا شکار کر رہے ہیں یا جو خلقِ خدا کی دنیا اور دین کے سلسلہ میں پُرخلوص محنت کر رہے ہیں ان کو آسانی کے ساتھ پرکھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ہم خود بھی کچھ کرنا چاہتے ہوں اور خدا کے ہاں اپنی جوابدہی کا احساس بھی رکھتے ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواجہ عبدالناصر رازؔ ——— گوجرانوالہ

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲، ۲۳، ۲۴ ستمبر ۱۹۷۲ء کو جامعہ سلفیہ (لائل پور) کانفرنس ہو رہی ہے اس موقع پر اس درسگاہ کے بانی اور پہلے ناظمِ تعلیمات کی یاد میں یہ نظم دی جا رہی ہے۔ حسنِ اتفاق سے سابقہ آرٹیکل "سیاستدان ——— ابن تیمیہؒ کی نگاہ میں" کے ساتھ بھی نظم کے مضمون اور ناظم کے ممدوح کی کئی مناسبتیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مولانا مرحوم نے اسی شب وصال فرمایا جس میں حافظ ابن تیمیہؒ فردوس بریں کو سدھارے تھے

حق گوئی و بے باکی میں تو تیغِ رواں تھا
تو دشمنِ ایماں کے لیے برقِ تپاں تھا

گفتار میں کردار میں اک سوزِ اناں تھا
لاریب کہ تو دین کی عظمت کا نشاں تھا

تھی علم کی توقیر ترے حسنِ عمل سے!
تاثیر میں اکسیر ترا حسنِ بیاں تھا

بدعت کے صنم خانے میں تو نصف صدی سے
اک جذبۂ صادق لیے مصروفِ اذاں تھا

تو حلم کی تصویر تھا، اخلاص کا پیکر
اخلاصِ مجسّم تھا تو اک عزمِ جواں تھا

اسلاف کے کردار کی تصویر تھا سلفی
اس دور میں سنّت کا نقیب و نگراں تھا

یہ دینی حمیت، یہ شرافت، یہ جلالت
واللہ تو اس دور کا انساں کہاں تھا!

کیوں تجھ کو ابن تیمیہؒ ثانی نہ مانوں!
وہ بھی تو اسی شب ہوا فردوس مکاں تھا

تھے دین و سیاست نہ جدا تیری نظر میں
دستور ہو قرآں سے جدا تجھ پہ گراں تھا

ہستی سے تری شہر مرا فخرِ وطن تھا
اب شہر ہے ویراں کہ تو روحِ رواں تھا

ماتم میں ترے مرد و زن و طفل تھے گریاں
اک لاکھ کا مجمع تھا کہ بس محوِ فغاں تھا

آہیں وہ دعائیں کہ فضا کانپ رہی تھی
اف تیرے جنازے کا سماں کیسا سماں تھا!

یہ سوچ کے اب تک مرے آنسو نہیں تھمتے
مٹی میں نہاں ہے وہ جو منبر پہ عیاں تھا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجزیۂ افکار

مولانا عزیز زبیدی وار برٹن

امام شوکانیؒ اور مسئلہ غنا!

ایک عجیب جعل سازی

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور کے بیشتر اہلِ قلم ارکان علّتِ سماع کی طرف مائل ہیں اور اس مضمون پر انہوں نے خاصی محنت کر کے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ سماع کا ذوق قابلِ قدر ہے، با ذوق لوگ موسیقی کی دل نواز تانوں سے لطف اندوز ہونا چاہیں تو ضمیر کی خلش سے آزاد ہو کر محظوظ ہو سکتے ہیں۔ ان دوستوں کے تعامل سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ اس امر کے بھی قائل ہیں کہ سیاست کی طرح دین کو بھی عوامی ہونا چاہیے یعنی عوام کا رہنما نہیں، ان کی خواہشات کے تابع ہونا چاہیے، اس لیے یہ نیم سرکاری ادارے "دین" کو دلچسپ، معشوق اور مرغوب بنانے کے لیے متداول ثقافتی غازے اور کاجل پیش فرماتے رہتے ہیں گویا کہ ایمان داعیہ قلب نہیں، نفس و ہویٰ کا کوئی شکار ہے ——— انا للہ!

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور نے مختلف اوقات میں "موسیقی" کو اسلامی ثقافت بنانے کے لیے جتنا کچھ کیا ہے وہ ان کی مطبوعات کے مطالعہ سے بالکل واضح ہے۔ اس وقت اس ادارے کا "المعارف" (بابت ماہ جولائی) ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس میں "امام شوکانیؒ اور مسئلہ غنا" کے عنوان سے سماع کے بارے میں امام شوکانیؒ کے نقطۂ نظر پیش کرنے کا اعلان کر کے در اصل وہ اپنی بات امام شوکانی کے طویل اقتباس سے اگلوانے کی ایک عجیب چال چلے ہیں، جس کی ایک اہلِ قلم سے توقع نہ تھی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:

سماع کے موضوع پر حضرت امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خاص رسالہ تحریر کیا ہے اور نیل الاوطار میں بھی اس سے بحث کی ہے اور باب ماجاء فی آلۃ اللھو میں جانبین کے دلائل سے بحث کر کے آخر میں "محاکمہ" بھی کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"اگر سماع حرام نہ ہو تو مشتبہ ضرور ہے جس سے مومن (حرام کی طرح) ہی بچتا ہے۔"

(نیل الاوطار باب ماجاء فی آلۃ اللھو ص ۸۶/۸)

معاصر "المعارف" کے جناب پھلواروی صاحب (جنہوں نے ہر اسلام دشمن موضوع کو دل نواز بنانے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ٹھیکہ لے رکھا ہے، امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا محاکمہ کے اثرات کو غلط کرنے کے لیے بالکل ایک نئی چال چلے ہیں یعنی امام موصوف کے اس تبصرہ اور محاکمہ کو جو سارے مضمون اور باب کے آخر میں درج ہے، بین السطور کر کے اس کی اہمیت کو غارت کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ امام صاحبؒ کے نام پر کچھ معصوم ذہنوں کو شکار کیا جا سکے۔ افسوس تو یہ ہے کہ پھلواروی صاحب نے مضمون کے شروع میں جو بات کہی ہے اس کے آخر میں خود ہی اس کو پی گئے ہیں۔ شروع میں یہ بات کہی ہے کہ:

"اسی مضمون کو انہوں (یعنی امام شوکانیؒ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار کے جزء ہفتم (جزء ہشتم ہے ہفتم نہیں ہے، شاید کاتب سے سہو ہو گیا ہو) میں بھی دہرایا ہے جو پوری کتاب کا صرف ایک باب ہے یعنی "باب ما جاء فی آلۃ اللھو"...... بہرکیف ہم اس باب کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔" (المعارف جولائی ۲۲-۲۳)

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہوتا ہے کہ پھلواروی صاحب صرف "باب ما جاء فی آلۃ اللھو" کا ترجمہ پیش کریں گے مگر ان کو اس میں مشکل یہ پیش آگئی ہے کہ مضمون اور باب کے آخر میں حضرت امام شوکانیؒ کا جاندار تبصرہ اور محاکمہ آ گیا، جو ثقافتی احباب کے منصوبے کے خلاف پڑتا ہے اس لیے انہوں نے اس کو گول مول کرنے کے لیے یہ سکیم بنائی کہ اس باب کے بعد جو باب ہے اس کا ترجمہ بھی اس سے جوڑ دیا جائے تاکہ امام صاحبؒ کا تبصرہ اور محاکمہ "بین السطور" ہو جائے ——— اور بعد کے باب میں امام صاحبؒ نے بعض استثنائی صورتوں سے متعلقہ ایک حدیث پر جو روشنی ڈالی ہے، اس کا استحصال کیا جائے تاکہ "تبصرہ" اور "محاکمہ" کے ممکن اثرات سے کسی طرح پیچھا چھڑایا جا سکے۔ ہمارے نزدیک پھلواروی صاحب کی یہ جعل سازی صحافتی دیانتداری کے بالکل خلاف ہے اور موصوف سے جو ہمیں حسن ظن ہے، اس کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے بلکہ انہوں نے اصل محاکمہ کو "بین السطور" کر کے اس سے صرفِ نظر کرنے کے امکانات پیدا کرنے کی جو سعی فرمائی ہے، اس کو کوئی بھی اہلِ علم بنظرِ استحسان نہیں دیکھے گا۔

مضمون اور تبصرہ کے اخیر میں اپنے خصوصی اغراض کے لیے انہوں نے جس باب کے اضافے سے "المدد" کی درخواست کی ہے۔ دراصل وہ بات ان کے لیے مفید مطلب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ اصل میں سماع حرام ہے مگر بعض استثنائی صورتیں ایسی بھی ہیں جو بے ضرر ہونے کی وجہ سے جائز ہو سکتی ہیں لیکن ان بعض استثنائی صورتوں کو پوری حرام موسیقی کے لیے وجہ جواز بنانا ایک "حیلہ پرویزی" ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاضل پھلواروی نے حضرت امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب "ابطال دعوت الاجماع علی تحریم مطلق السماع" کا ذکر چھیڑ کر یہ تاثر دینے کی کوشش فرمائی ہے کہ حضرت الامام کے نزدیک سماع حرام نہیں ہے۔ "حرام نہیں ہے" کے یہ معنے پیدا کرنے کی سعی کی کہ جائز ہے اور یہ ثقافتی احباب یہی چاہتے ہیں۔ دراصل اس کتاب کے نام کو بھی انہوں نے "مغالطہ ادبی" کے لیے ہی استعمال کیا ہے، ورنہ بات وہ نہیں ہے جس کو وہ نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ امام موصوف نے "ثقافتی کرم فرماؤں" کی طرح سماع کو "حلال طیّب اور رمزِ کی" نہیں کہا بلکہ بات یہ سمجھائی ہے کہ سماع کی بعض بے ضرر استثنائی صورتیں بھی ہیں جن کی وجہ سے سب کو بالکل حرام کہنا احتیاط کے خلاف ہے، ہاں ان استثنائی صورتوں کے باوجود یہ سارا کھیل مشتبہ ضرور ہے اور جو مشتبہ امور ہوتے ہیں ان کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہے کہ:

"ان کے نزدیک بھی نہ پھٹکو"

محاکمہ کی اصل عبارت یہ ہے:

واذا تقرر جميع ما حررناه من حجج الفريقين فلا يخفى على الناظر ان محل النزاع اذا خرج عن دائرة الحرام لم يخرج عن دائرة الاشتباه والمؤمنون وقافون عند الشبهات كما صرح به الحديث الصحيح ومن تركها فقد استبرأ لعرضه ودينه ومن حام حول الحمى يوشك ان يوقع فيه الخ (نيل الاوطار ص۸۷)

خود پھلواروی صاحب کے الفاظ میں اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے:

"ہم نے دونوں فریقوں کے جو دلائل نقل کیے ہیں ان پر نظر رکھنے والا اس نتیجے پر پہنچے گا کہ محل نزاع (گانا، بجانا) اگر حرام کے دائرے سے باہر ہو جائے تو اشتباہ کے دائرے سے باہر نہیں جاتا اور اہل ایمان شبہات کے موقع پر رک جاتے ہیں جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ من ترکہا الخ ...... (یعنی جو مشتبہات کو ترک کر دے وہ اپنی آبرو اور اپنے دین کو بچا لیتا ہے اور جو ممنوعہ علاقے کے گرد چکر لگاتا ہے اس کے لیے اس میں جا پڑنے کا قریبی امکان ہے" (المعارف جولائی ص۴۶)

فلا یخفی علی الناظر کا ترجمہ بھی اپنے مطلب کا کیا ہے، یعنی ان پر نظر رکھنے والا اس نتیجے پر پہنچیگا

(المعارف ص۴۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ترجمہ کر کے وہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اپنا نہیں کسی تیسرے کی بات کر رہے ہیں ــــ حالانکہ یہ ان کا اپنا نظریہ ہے۔ اصل ترجمہ یہ ہے "تو اہلِ نظر سے مخفی نہیں ہے"۔ (جس میں خود امام موصوف بھی شامل ہیں

کیا پردہ اور غضِّ بصر رضا کارانہ چیزیں ہیں؟

معزز معاصر نوائے وقت کے کالم "سر راہے" کے کالم نویس کا ایک فتویٰ نظر سے گزرا ہے جو کافی دلچسپ بھی ہے اور عبرت آموز بھی۔ ملاحظہ فرمائیں:

"اصل میں معاملہ کچھ یوں ہے کہ نہ تو اہلیانِ مسجد نے یہ راز سمجھا نہ فرزندانِ تہذیب نے، کہ بے پردگی اور بے حیائی دو مختلف چیزیں ہیں ایک جانب تو بے حیائی کو ہی بے پردگی سمجھ لیا گیا اور دوسری جانب بے پردگی کے معنی ہی بے حیائی کے لیے گئے ہیں۔ اس لیے معاملہ الجھ گیا ہے۔ اسلام افراط و تفریط کا کسی معاملہ میں قائل نہیں۔ پردہ اور غضِّ بصر رضا کارانہ چیزیں ہیں۔ اختیار کی جائیں تو بہتر ورنہ محض چہرہ کھلا رکھنا یا نگاہ نیچی نہ رکھنا، اسلام میں قابلِ تعزیر جرم نہیں البتہ ان سے پیدا ہونے والے وہ نتائج جو حدود اللہ کو توڑنے کا باعث ہوں قابلِ گرفت ہیں" (نوائے وقت ۲۹ اگست ۷۲ء)

محترم معاصر نے سلسلۂ گفتگو کے دوران جو ٹون اختیار کی ہے یا جو اندازِ بیان پسند کیا ہے وہ ایک مسلم یا کم از کم ایک مہذب اور شائستہ انسان سے کم ہی متوقع ہوتا ہے۔ "اہلیانِ مسجد" کہہ کر انہوں نے اسلاف اور علمائے حق کی جو توہین کی ہے وہ کم از کم نوائے وقت جیسے اسلام پسند ادارہ کے لیے مناسب نہیں تھا۔

باقی رہا "بے پردگی اور بے حیائی" کے مابین تلازم۔ سو اس میں مبالغہ سہی، تاہم بالکل بے اصل بھی نہیں ہے اور نہیں تو کم از کم ایک دوسرے کے لیے "سبب قریب" تو ضرور ہیں۔

معاصر موصوف نے یہ بھی خوب کہی کہ "بے پردگی اور عدمِ غضِّ بصر" تو قابلِ تعزیر نہیں ہیں، ہاں ان کے نتائج بد ضرور قابلِ گرفت ہیں۔" گویا کہ شوربا تو ضرور حرام ہے لیکن گوشت بہرحال حلال ہے۔ چہ خوب! غالباً موصوف کو اصولِ تعزیرات کا بھی علم نہیں ہے ورنہ ایسی بات نہ کہتے۔ تمام ادیان اور تمام اقوامِ عالم میں یہ ایک مشترک اصولی قدر ہے کہ مفاسد اور قبائح تک پہنچنے کے قریب ترین جو ذرائع اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسائل ہوتے ہیں وہ بھی قانوناً ممنوع ہوتے ہیں۔

پردہ اور غضِ بصر کو اسلامی نقطۂ نظر سے رضا کارانہ چیز کہنا، فاضل کالم نویس کی بے خبری کی دلیل ہے موصوف کو شاید معلوم نہیں کہ کہ اسلام کیا ہے اور رضا کارانہ کا مفہوم کیا ہے ——— ؟

اسلام میں بلکہ ہر ملکی آئین اور قانون میں اس امر کو اساسی حیثیت حاصل ہے کہ:

جو عوامل اور دواعی انسانی معاشرہ کی طہارت اور عافیتوں کے لیے مضر ہوتے ہیں وہ فرد کی رضا کارانہ خواہش کے تابع نہیں ہوتے بلکہ ان کی ڈوریں قانون کی گرفت میں ہوتی ہیں۔ اور ہونی چاہئیں

اس سلسلہ میں بظاہر جو خلا ہمیں نظر آتا ہے وہ دراصل "طہارت اور قومی عافیتوں" کے تصور میں اختلاف کا نتیجہ ہے یا ناہنجار اور عاقبت نااندیش حکمرانوں کی سہل انگاری کا ——— ورنہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ مفاسد اور ان کے قریبی ذرائع دونوں رضا کارانہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ یکساں حرام اور قانوناً ممنوع ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ رضا کارانہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ سختی سے ان کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ——— (القرآن)

اے پیغمبر! اپنی ازواج مطہرات، صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی خواتین کو حکم دیجیے! وہ اپنے اوپر چادریں ڈال لیا کریں۔

إِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ (پ ۲۲)

جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پس پردہ مانگا کرو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہؓ کو حکم دیا کہ:

اِحْتَجِبِي مِنْهُ ـــ یعنی تم حضرت عبد بن زمعہ سے پردہ کیا کرو۔

حضور کے معروف نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتومؓ سے پردہ کے لیے اپنی ازواج مطہرہ کو حکم دیا تو وہ بولیں کہ وہ تو نابینا ہیں: فرمایا۔

أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا ——— کیا تم بھی اندھیاں ہو؟ ——— (مشکوٰۃ)

خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہؓ سے خواتین پردہ کیا کرتی تھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اومت امرأۃ من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک عورت نے پس پردہ ہاتھ بڑھا کر حضور کو خط دیا۔) مشکوٰۃ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

"حج کے دنوں میں جب لوگ نظر آتے تو ہم چہرہ پہ چادر ڈال لیا کرتی تھیں۔" (ابوداؤد)

نقاب پوشش رہتی تھیں"۔ (ابوداؤد کتاب المناسک)

الغرض عریاں چہروں اور غیر محتاط اختلاط کی وجہ سے معاشرہ کے اندر نہایت حیات سوز..... دھاندلیوں نے سر اٹھایا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی سے پرہیز کیجیے۔ بہت ہی تباہ حال ہوگئے ہیں مزید خوار نہ کیجیے! اگر کوئی حکومت اس سلسلہ کی اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتی تو اس کے یہ معنے نہیں کہ بات ہی رضا کارانہ ہے۔ موجودہ حکومتوں کا کیا ہے، ان کی شخصی مجبوریوں اور مصالح سے تو ساری ملکی خواتین کی پابندی بھی رضا کارانہ چیز بن کر رہ گئی ہے تو کیا ان کو بھی رضا کارانہ چیز تصور کیا جائے۔

ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ لوگوں کے تجربات اور علوم سے استفادہ کیا جائے لیکن آپ بھی اپنے حال پر رحم کریں۔ بات وہ کیا کریں جس سے کم از کم آپ کا بھرم رہ جائے اور ہمارے حسنِ ظن پر بھی آنچ نہ آئے۔ آپ طبع آزمائی کے لیے کوئی اور موضوع تلاش کیجیے۔ دین اور اس کی ترجمانی؟ آپ نے اپنی بساط سے زیادہ ذمہ داری قبول فرمالی ہے۔ اس پر نظر ثانی فرمائیں۔

تفسیر فی ظلال القرآن (سید قطب)

تفسیر الکبیر، الجمل مع الجلالین، ابن کثیر، مظہری، طبقات الحنابلہ، فتح الباری، تقریب التہذیب، تحفۃ الاحوذی، عون المعبود، الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم، الملل والنحل لابن حزم، المحلیٰ لابن حزم، تاریخ طبری، البدر الطالع، حیوٰۃ الحیوان، القاموس المحیط، سیرۃ النبوی لابن ہشام مع زاد المعاد لابن قیم، زوائد لابن حبان، مسند ابی داؤد للطیالسی، الترغیب والترہیب، صحاح ستہ وغیرھا۔

آپ اپنے کو جو کتاب بھی چاہیے تو ہمیں یاد فرمائیے ———

رحمانیہ دار الکتب ——— امین پور بازار لائل پور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتخاب — ادارہ

شیخ حسن الہضیبی کا خط جمال عبد الناصر کے نام

یہ خط مارچ ۱۹۵۴ء میں حسن الہضیبی نے کرنل ناصر کے نام تحریر کیا تھا۔ حسن البنا شہید تحریک اخوان المسلمون کے بانی کی شہادت کے بعد حسن الہضیبی اخوان کے مرشد عام منتخب ہوئے تھے جن کو ۱۹۵۴ء میں پھانسی کی سزا کے احکامات جاری ہوئے لیکن عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے پھانسی کی سزا دس سال قید بامشقت میں تبدیل کر دی گئی اور اب پھر ان کو تین سال قید بامشقت کی سزا دے کر منقید کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔۔۔ الحمد للہ رب العالمین ۔۔۔۔۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین

آپ کو یقیناً یاد ہو گا کہ جس دن آپ نے اخوان المسلمون کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ ماضی کے واقعات بھول جائیں اور جو کچھ ہو چکا ہے، اس پر پانی پھیر دیں۔ اس دن آپ نے ہمارے ساتھ عہد کیا تھا کہ اس عجیب و غریب صورت حال کو ختم کر دیا جائے گا جو الاخوان المسلمون کی تحریک کو توڑنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ آپ کی یہ رائے تھی کہ وطن کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے کہ اخوان اور ملکی رہنماؤں کے مابین از سرِ نو باہمی تعاون کی فضا پیدا ہو۔

اس وقت آپ نے یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ اخوان المسلمون کو توڑنے کا فیصلہ منسوخ کر کے تمام نظر بندوں کو رہا کیا جائے گا اور اس اثر کو، جو خلاف قانون قرار دینے کے بیان سے پیدا ہوا ہے کلی طور پر زائل کیا جائے گا اور ہمیں اس بیان پر الجھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اگرچہ ہم جماعتی مخصوص مسائل میں ابھی کسی متفق علیہ رائے پر نہیں پہنچے ہیں۔ لیکن ان تمام چیزوں سے قطع نظر مصلحتِ وطن کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کے سامنے ملکی پیچیدگیوں کے بارے میں اپنی رائے پیش کریں جو تمام لوگوں میں اطمینان و سکون پیدا کرنے کا باعث ہو گی۔ جس کے بغیر اجتماعی، اقتصادی اور دوسرے امور کی مکمل طور پر اصلاح کرنا ناممکن ہے .... اور " دین نصیحت ہے " جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ چنانچہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عائد شدہ فرض کو آپ تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

مصر آج تک جتنے مراحل سے گزرا ہے اس وقت ان سب سے نازک ترین مرحلہ سے گزر رہا ہے۔ ہم سب کے پیش نظر ملک کی آزادی اور انگریزوں کا اخراج ہے۔ یہ گوری چمڑی والے محض تقاریر اور بیانوں سے کبھی نہیں نکلیں گے۔ ان کو نکالنے کے لیے ایک متواتر اور شدید جدوجہد درکار ہے۔ اسی طرح ان یہودیوں کے مقابلے میں جو ہم پر دلیر ہو رہے ہیں صرف اپنا دفاع ہی نہیں چاہیئے بلکہ فلسطین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا چاہتے ہیں۔ ہمارے اور ان کے درمیان ایک مستقل جنگ ٹھنی ہوئی ہے۔ اگرچہ بظاہر جنگی صورت حال نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ہم پر سب سے پہلا فرض یہ عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اپنی فوجوں کو اسی بنیادی مہم کے لیے مکمل طور پر تیار کریں۔

مصر کو اس وقت امن و سکون کی شدید ضرورت ہے اور یہ نہ تو باتوں سے حاصل ہو سکتا ہے اور نہ تشدد اختیار کرنے سے بلکہ اس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ لوگوں کے اندر حقیقی طور پر یہ شعور پیدا ہو جائے کہ وہ اس انقلاب کے اور اس سے حاصل ہونے والی اصلاحات کے محافظ ہیں اور انقلاب تب ہی قائم رہ سکتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی نگرانی اور حفاظت کریں (یعنی حقیقی انقلاب ذہنی اور فکری ہے) محض طاقت کے زور سے یہ مطلب حل نہیں ہو گا بلکہ عدل اور اصلاح اور ترقی سے ہو گا۔ ان دونوں صورتوں کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ استقرار و سکون کے حصول کے کچھ وسائل ہیں جن میں چند یہ ہیں:

عصرِ حاضر میں ہر حکومت کے لیے پارلیمانی زندگی ہی صحیح اساس ہو سکتی ہے۔ اگرچہ ماضی کے تجربات نے اس کے بعض عیوب ہمارے سامنے ظاہر کیے ہیں لیکن ہمارا فرض ہے کہ اسے تمام نقائص سے پاک کر کے کمال کے قریب تر لے آئیں۔ عبوری دور میں پارلیمانی زندگی کو ختم کر کے قوم کو جمہوریت کی تربیت نہیں دی جا سکتی بلکہ بالفعل پارلیمانی زندگی کی موجودگی سے یہ تربیت مل سکتی ہے۔ ہمیں جلد از جلد اس کی طرف قدم اٹھانا چاہیئے۔

ہنگامی قوانین اگرچہ وقتی سکون اور ظاہری خاموشی پیدا کر دیتے ہیں لیکن اندر ہی اندر آتشیں مادے تپتے رہتے ہیں اور راکھ کے نیچے چنگاریاں سلگتی رہتی ہیں۔ اگر کہیں آتش کے شعلے بھڑک اٹھے تو وطن کے مستقبل کی خیریت نہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر قسم کی آزادی بحال کر دیں، بالخصوص آزادیٔ صحافت۔ کیونکہ مصر کی خیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلامتی اسی میں ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ لوگوں پر نکتہ چینی کرتے تھے کہ وہ جہاں فاروق کی بات کو روکنا چاہیئے، نہیں کرتے ہیں (بلکہ خوشامد کے طور پر ڈر کی وجہ سے ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ اب آپ صحافت پر کڑی پابندی لگا کر لوگوں کو روکتے ہیں کہ وہ قابل تردید باتوں کی نفی نہ کریں۔ ایسی روش حق کی نصرت اور باطل کی نگوں سازی کے لیے قوم کی صحیح تربیت نہیں کر سکتی۔

ہم یہ بھی مناسب نہیں سمجھتے کہ صحافت اپنی حدود سے تجاوز کر جائے اور نہ ہی یہ چاہتے ہیں کہ اس کو مطلق العنان کر دیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ حق و باطل میں امتیاز کرنا ہی ناممکن ہو جائے۔ بلکہ صحافت کو آزاد کر دیا جائے تاکہ وہ قانون کی حدود میں رہ کر حق و صداقت کی راہ اختیار کرے۔ اگر قانون کی حدود کو پھاندے تو مستوجب سزا ٹھہرائی جائے۔ اخبارات کی تنقید آپ کے لیے بہت ہی مفید ہوگی۔

اور یہ کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں کہ نظر بندوں اور ہنگامی قوانین کے تحت دیگر گرفتار شدگان کی رہائی قومی اتحاد اور وحدت کلمہ کے لیے نہایت ضروری ہے اور حق و عدل کا تقاضا بھی یہی ہے۔

رہیں اصلاحات تو ان کا میدان بہت وسیع ہے ہماری رائے میں ذہن و قلب کی اصلاح تمام اصلاحات سے بڑھ کر ہے بلکہ ہر اصلاح کی بنیاد اسی پر ہے۔

آخر میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں قولی وعملی سچائی کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں لغزشوں سے بچائے۔ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت بخشے۔ بے شک وہی سمیع و مجیب ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

حسن الہضیبی المرشد العام للاخوان المسلمین

(بشکریہ ایشیا ۲ ستمبر ۱۹۷۷ء)

کراچی شہر میں محدث کا تازہ شمارہ دینی جرائد کے مشہور ایجنٹ محمد رمضان میمن "التقویم" سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ نیز نہایت خوبصورت اور ختم نبوت کی احادیث اور اشعار سے مزین اسلامی پیڈ صرف پچاس پیسے میں حاصل کریں۔ قیمت پیڈ پچاس کاغذ: ا روپیہ، پچیس کاغذ ۵۰ پیسے، ڈاک خرچ: ۱۵ پیسے فی پیڈ (رقم ٹکٹوں کی صورت میں ارسال فرمائیں۔ وی۔ پی نہیں ہوگا)

نوٹ: جملہ دینی کتب اور اسلامی کیلنڈروں کے لیے بھی مندرجہ ذیل پتہ سے رجوع فرمائیں۔

محمد رمضان میمن "التقویم" مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر جاکیواڑہ کراچی ۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواجہ عبدالمنان راز

تعارف وتبصرہ کتب

نام کتاب ۔۔۔۔سید محمد داؤد غزنوی ؒ مصنف ۔۔۔ ۔۔۔۔عبدالرشید اظہر

ضخامت ۔۔۔۔۔۔ ۸۰ صفحات قیمت غیر مجلد ۷۵/۱ روپے مجلد ۵۰/۲ روپے

ناشر:۔۔۔۔۔جمعیت الطلباء الجامعۃ السلفیہ لائل پور

مولانا داؤد غزنوی ؒ پر یہ مختصر سا کتابچہ اس نوجوان نے ترتیب دیا ہے جس نے بقول خود ان کے نیاز بھی حاصل نہیں کیے اور اس احساس کے پیش نظر یہ کام کیا ہے کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ اس بلند و بالا شخصیت پر قلم اٹھانے پر آمادہ ہو جائے۔

زیر نظر کتاب جیسا کہ اس کی ضخامت سے ظاہر ہے، مولانا مرحوم کی زندگی کی ایک جھلک ہی ہے لیکن اس ایک جھلک سے مولانا سید داؤد غزنوی کی خاندانی عظمت، جرأت ایمانی، سیاسی بصیرت اور علم و فضل کا اندازہ ضرور ہو جاتا ہے۔ کتابت و طباعت نہایت عمدہ ہے۔

نام کتاب ۔۔۔۔تعلیمات حسن البناء شہید (اردو) رسالۃ التعالیم (عربی)

مصنف ۔۔۔۔۔حسن البناء شہید مترجم ۔۔۔۔۔۔محمد حنیف

ضخامت ۔۔۔۔ ۶۴ صفحات قیمت سفید کاغذ ۵۰/۱ روپیہ آرٹ پیپر ۸۰/۱ روپے

ناشر:۔۔۔۔گلستان پبلیکیشنز، ۴۰ اردو بازار لاہور

حسن البناء شہید وہ خوش نصیب ہستی ہے جس نے باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق کا کلمہ بلند کیا اور آخر کار اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان کے مقابلے میں باطل کی کوئی حیثیت نہیں ہے حسن البناء کی زندگی اور ان کی شہادت تحریکِ دین کے کارکنوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے جان دے کر تحریکِ اسلامی کو زندہ کیا اور اس کے ساتھ خود بھی زندہ جاوید ہو گئے۔ تعلیماتِ حسن البناء کا سرچشمہ اسلامی تعلیمات ہیں اور اردو ترجمہ میں حسن البناء کی بعض دوسری تصنیفات سے مفید اضافے بھی کیے گئے ہیں۔

ان کی تعلیمات کا لب لباب یہ ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ رضائے الٰہی ہمارا مقصود ہے۔ ۲۔ رسولِ خدا ہمارے رہنما ہیں۔

۳۔ قرآن ہمارا دستور ہے۔ ۴۔ جہاد ہمارا راستہ ہے۔

۵۔ شہادت ہماری آرزو ہے۔

اصل کتاب عربی میں ہے جس کا ترجمہ مشہور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد چراغ صاحب کے صاحبزادے حافظ محمد حنیف صاحب نے کیا ہے۔ ترجمہ میں بعض مقامات پر اسلوب بیان کھٹکتا ہے۔ عربی کے اسلوب اور اردو کے اسلوبِ بیاں میں بہرحال فرق ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ ترجمے سے ترجمانی پر توجہ دی جاتی۔ گلستان پبلیکیشنز نے یہ کتاب بڑے اہتمام سے شائع کی ہے۔ کتابت اور طباعت کا معیار نہایت اعلیٰ ہے۔ سرورق دیدہ زیب ہے۔ تحریکِ اسلامی سے وابستہ حضرات کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

نام کتاب .... اقبال اور احیائے دین مصنف .... خالد علوی ایم اے۔ ایم۔او۔ایل

ضخامت .... ۹۲ صفحات قیمت .... ۲/۱۰ روپے

ناشر :- ..... المکتبۃ العلمیہ ۱۵ لیک روڈ لاہور

خوبصورت اردو ٹائپ میں طبع شدہ یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت دقیع اور اہم کتاب ہے اور حق یہ ہے کہ ان چند صفحات میں مصنف نے موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں اور قومی شاعر اس لیے کہ انہوں نے شعر و سخن کو ذریعہ بنا کر بحیثیتِ مسلمان اسلامی نظریات کی تبلیغ کی ہے۔ ڈاکٹر موصوف معروف معنوں میں کوئی عالم دین نہ تھے لیکن عقل و بصیرت اور جذبِ عشق کے جن دوسرے ہتھیاروں سے وہ لیس تھے ان سے انہوں نے اسلام کی برتری اور دفاع کے لیے خاطر خواہ کام لیا ہے اور اس طرح انہوں نے اسلام کے متعلق مغربی اقوام اور مغرب زدہ مسلمانوں کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات کو ان کے مسلّمات سے ہی ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ صاحب کتاب نے بڑے دلکش انداز میں احیائے دین کا مفہوم، اس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت، تحریکِ احیائے اسلام کا تاریخی پس منظر اور تحریکِ احیائے دین میں ڈاکٹر صاحب کا مقام و مرتبہ بیان کیا ہے۔ موضوع کی اٹھان نہایت پیارے انداز میں ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ پورا مقالہ مختلف کتب سے ماخوذ ہے۔ اور خود مصنف نے بھی اس کا اظہار کر دیا ہے۔ لیکن بیان و اظہار اور اسلوب و ترتیب نے اسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Original) بنا دیا ہے۔ لبعض اوقات حوالہ جات تحریر کو ناقص اور بوجھل کر دیتے ہیں۔ لیکن اس مختصر سی کتاب میں اگرچہ حوالوں کی بہتات ہے لیکن ہر حوالہ نگینہ کی طرح جڑا معلوم ہوتا ہے۔

تحریک احیائے دین اور ڈاکٹر اقبال کو سمجھنے کے لیے (اختصار کے پیش نظر) اس سے بہتر کتاب شاید ہی ملے۔

نام کتاب ----گانا بجانا۔ (قرآن وسنت کی روشنی میں)

مصنف......قاضی محمد زاہد الحسینی   ضخامت .... ۸۰ صفحات

قیمت .... ۲۵/ا روپے   ناشر.....توحیدی کتب خانہ، چوک توحید نگر چاکیواڑہ۔ کراچی نمبلہ

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے فرمایا تھا:

؎ آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے؟ شمشیر وسناں اول طاؤس و رباب آخر

یعنی سرفروش اور مجاہد قومیں ترقی کرتی ہیں اور جو قومیں عیش وعشرت میں مبتلا ہو جائیں وہ ختم ہو جاتی ہیں ——— دراصل یہ ضابطہ کمال وزوال سنتِ الٰہی اور تنبیہات نبوی ہی سے ماخوذ ہے تاریخ گواہ ہے کہ جب تک کسی امت کے ہاتھ میں تلوار رہی، قومیں ان کی جرأت وشجاعت کے سامنے جھکتی رہیں اور جب وہ لہو ولعب میں مبتلا ہو گئے تو دشمن نے انہیں تہ تیغ کیا یا ان پر ذلت وغلامی مسلط کر دی۔

افسوس آج ہم مسلمان بھی ورثہ جہاد کو چھوڑ کر اپنے اسلاف سے رشتہ توڑ رہے ہیں اور اس طرح طاؤس ورباب کے شیدا بن گئے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ حد درجہ افسوس ناک امر تو یہ ہے کہ آج اسی اسلام واسلاف سے اس کا جواز بھی پیدا کرنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے۔ ریڈیو، ٹی۔وی اور سینما کے ذریعہ یہ طوفانِ بدتمیزی جس طرح بپا کیا جا رہا ہے، اس کے جواب میں سورۂ نور کی اس آیت کریمہ کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے:

"بے شک وہ لوگ، جو یہ بات پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے" (۱۹:۲۴)

کیا یہ سزا ہمیں مل نہیں رہی ———؟

اسلام گانے بجانے کے متعلق کیا رویہ رکھتا ہے اس کے لیے زیر نظر کتاب کا مطالعہ مفید ہے۔ یہ کتاب ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے جناب محمد جعفر پھلواروی کی کتاب "اسلام اور موسیقی" کے جواب میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

---- لکھی گئی ہے اور ظاہر ہے جب کسی چیز کا جواب دیا جارہا ہو تو زبان و بیان میں کچھ شوخی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بہر حال یہ جاننے کے لیے کہ اسلام میں گانا بجانا حرام ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

نام کتاب ---- فری میسن تحریک کی حقیقت مصنف ---- حافظ محمد اسماعیل

ضخامت -------- ۶۴ صفحات قیمت ------ ۷۵ پیسے

ناشر:- حافظ محمد اسماعیل، مولانا محمد صادق روڈ، کھڈہ۔ کراچی

اپنی آن اور جان کے تحفظ کے لیے دوست سے زیادہ دشمن سے باخبر اور ہوشیار رہنا ضروری ہے اور پھر جب دشمن ایک منظم جماعت کی صورت میں کسی قوم کی تہذیبی اور دینی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگاتار مصروف ہو تو اس سے ہوشیار رہنے کی ضرورت اور اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے ہم ذاتی دشمنوں سے نپٹنے کے لیے تو جان تک کو خطرہ میں ڈال دیتے ہیں لیکن ملکی، قومی اور دینی دشمنوں کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ فری میسن تحریک واضح طور پر اسلام اور مسلمان دشمن تحریک ہے اور اس کی شاخیں اور کارکن پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ اس کی تفصیل سے آگاہ ہیں۔ اہل پاکستان کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے تاکہ وہ اندازہ کر سکیں کہ ان کے دشمن کس کس طرح سے انہیں نیست و نابود کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں اخبارات میں بھی اس تحریک سے نقاب کشائی ہوئی۔ اور حکومت سے اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ ہوتا رہا ہے لیکن اخباری معلومات کی حفاظت مشکل ہوتی ہے۔ حافظ اسماعیل صاحب نے کتابی شکل میں فری میسن کے متعلق معلومات جمع کر کے بڑا اچھا کام کیا ہے اور اس طرح سے نہایت بھیانک اور خوفناک رازوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صیہونیت کے مکر و دجل سے محفوظ رکھے۔

نام کتاب ---------- ارشاداتِ نبوی (THE SAYINGS OF THE PROPHET)

ترجمہ انگریزی ---- شیخ شہید اللہ فریدی ترجمہ اردو ---------- محمد میاں صدیقی

ناشر ------ محکمہ اوقاف پنجاب لاہور قیمت -------- ۳/۵۰ روپے

ضخامت ---------- ۱۱۵ صفحات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، سرورِ کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مجموعہ ہے اس حیثیت سے تو یہ تبصرے سے بے نیاز ہے۔ ناشر نے صرف احادیث کا انگریزی اور اردو ترجمہ کرا کر آمنے سامنے دونوں زبانوں کے ٹائپ میں شائع کیا ہے۔ کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے یہ کتابچہ نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ دونوں ترجموں کا زبان و بیان بھی اچھا ہے۔ پھر احادیث کے لیے اصل کتابوں کا حوالہ دے کر ارشاداتِ نبوی کے بے حوالہ ذکر سے اجتناب قابلِ تحسین امر ہے۔ ہمارے ہاں عموماً مصنفین اور محققین، احادیث کے بارے میں اس طریق سے بے اعتنائی برتتے ہیں جو ایک خطرناک رجحان ہے کیونکہ اگر کوئی بات بے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر دی جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ آپ کی طرف ایسی بات نسبت کر دی گئی ہو جو آپ نے نہ کہی ہو۔ اور اس پر سخت وعید آئی ہے۔ کیونکہ سامع اور قاری، حدیث کا صحت و ضعف پرکھے بغیر اس پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ اسی لیے علماء و نقد لوگ احادیث کے لیے کتبِ اصول کا حوالہ ضروری سمجھتے ہیں تاکہ ان پر ذمہ داری نہ رہے۔ اس لحاظ سے ساتھ ہی احادیث کا عربی متن دینا متبرک اور احتیاطی امر ہوتا ہے لیکن مرتبین نے اس کی پرواہ نہیں کی جو نامناسب ہے۔

(ادارہ)

نام کتاب ------ آدابِ شہریت ضخامت ------ ۱۲۸ صفحات

ناشر ------ محکمہ اوقاف پنجاب لاہور قیمت ------ درج نہیں

اس کتاب کی ترتیبِ جدید مولانا محمد میاں صاحب صدیقی کے ہاتھوں ہوئی۔ مولانا موصوف مشہور عالمِ دین حافظ محمد ادریس کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے صاحبزادے ہیں اور اس وقت علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب لاہور میں ریسرچ آفیسر ہیں۔ اس کتابچہ میں علم سیاسیات کی شہریت و ریاست سے قطع نظر اسلام نے انفرادی اور اجتماعی جامع حیثیت سے جس قسم کے اخلاق و کردار کی تعلیم دی ہے اور ایک اعلیٰ انسان بننے کے لیے جن مسلمہ ضوابط و آداب کی تلقین کی ہے انہی کو عوام کے لیے آسان اور سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب چار حصوں آدابِ عامہ، محاسنِ اخلاق، رذائلِ اخلاق اور حقوق و فرائض پر مشتمل ہے۔ مرتب موصوف تحریر و بیان میں منجھے ہوئے ذوق کے مالک ہیں۔ لیکن اگر بعض الفاظ مثلاً "قوانین ٹریفک" کی بجائے "ٹریفک کے قوانین" اسی طرح "پاکی کے آداب" کی بجائے "پاکیزگی یا طہارت" استعمال ہوتے تو زیادہ عام فہم اور موزوں تھے۔ اسی طرح قرآن کریم کی آیات کے صرف لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے تاہم کتاب ان باریک سی باتوں کے علاوہ ہر اعتبار سے خوب ہے۔ خصوصاً عوام کے اخلاق و کردار کو سنوارنے کے لیے ان موضوعات پر مشتمل لٹریچر کی اشد ضرورت ہے محکمہ اوقاف کی طرف سے ایسی کتابوں کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Regd. No. L. 7895 **Telephone : 80550**

Monthly **MUHADDIS** *Lahore-16*

Islamic Research Council

Vol : 2	FEBRUARY 1972	No. 2

ہر قسم کے سٹیم پائپ ، پائپ فٹنگز اور سٹیم والو وغیرہ

نہایت معیاری اور ارزاں خریدنے کیلئے

میسرز- حافظ عبدالوحید اینڈ برادرز

برانڈرتھ روڈ (رام گلی نمبر۲) لاہور

سے رابطہ قائم کریں

ٹیلیفون دفتر

ٹیلیفون ...

——— سٹاکسٹ اور جنرل آرڈر سپلائرز ———

جی آئی ایم ایس (سیم لیس پائپ) پائپ فٹنگز اور ولایتی و دیسی والوز وغیرہ

ماہنامہ **محدث** لاہور

ذیلی دفتر	صدر دفتر
حافظ عبدالوحید اینڈ برادرز	مدرسہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
رام گلی نمبر۲ - لاہور	گارڈن ٹاؤن - لاہور ۱۶

بیرونی ممالک		زر تعاون	
مشرق اوسط :	۱ پونڈ ۵ شلنگ	زر سالانہ	۱۰ روپے
مغربی ممالک :	۱ پونڈ ۱۰ شلنگ	فی پرچہ	۹۰ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۶۸۲۲۹۶ — ٹیلیفون نمبر ۵۲۸۶۲

سرورق مطبوعہ نیشنل آرٹ پریس لاہور